

ماہنامہ

بہترین استاد
بہترین تعلم

eta|eem:GI

پالکی

سیکھیے، سکھائیے

February 2026



امتحان کا ذہنی دباؤ: وجوہات، اثرات اور جامع حل

رمضان: 30 دن کی مشق، 335 دن کی عملی زندگی

مسئلہ کشیر: تاریخ، استعمال اور ہماری ذمہ داری





05
08
12
15
18
22
26
29
32
36

امتحان کا ذہنی دباؤ؛ وجہات، اثرات اور جامع حل
رمضان؛ 30 دن کی مشق، 335 دن کی عملی زندگی
مسئلہ کشمیر: بتاریخ، استھصال اور ہماری ذمہ داری
پرچہ تیار کرنے سے جانچ تک
رمضان کیسے گزاریں؟
رٹا نہیں، فہم؛ امتحانی تیاری کا درست انداز
نماز، دعا اور قرآن، اصلاح کردار کے ذرائع
آہی پہنچی اک درتیچے سے شعاعِ آفتاب
رورل انکلوسیو ایجو کیشن پرو گرام
رمضان المبارک کے آداب



**GHAZALI
EDUCATION
FOUNDATION**

ریسرج اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ

برائے وسیع ایپ رابطہ:

0333-1211244

فی شمارہ: 100 روپے

سالانہ سبکر پشن: 1200 روپے

5-مئن برگ جوہر ٹاؤن، لاہور

ایڈیٹر: مالک خان سیال

ایڈوائزری بورڈ:

سید عامر محمود، محمد عامر شہزاد، محمد اسلم خان، شہباز اقیاز

ریسرچ ٹائم:

1- ارسلان شاکر 2- محمد سلیمان

3- اصغر حمید 4- یاسر نواز

ڈائرینگ: حافظ شہزاد الحسن

قرآن و حدیث

شَهْرُ مَضَانَ الَّذِي أُنْوِلَ فِيهِ الْقُرْمُ أُنْهُدَى لِلثَّاسِ وَبَيْتُنَا مِنَ الْهُدَى
وَالْفُرْقَانِ، فَمَنْ شَهَدَ مِنْكُمُ الشَّهَرَ فَلَيَصُمِّهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى
سَفَرٍ فَعَدَّةٌ مِّنْ آيَاتِ أَخْرَاطِ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ
وَلِتُكِمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُنْكِبُوا إِلَيْهِ اللَّهُ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

”رمضان کا مہینہ (وہ ہے) جس میں قرآن اُتارا گیا ہے جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور (جس میں) رہنمائی کرنے والی اور (حق و باطل میں) امتیاز کرنے والی واضح نشانیاں ہیں، پس تم میں سے جو کوئی اس مہینہ کو پالے تو وہ اس کے روزے ضرور کھے اور جو کوئی بیمار ہو پاسفر پر ہو تو دوسرا دنوں (کے روزوں) سے گنتی پوری کرے، اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لیے دشواری نہیں چاہتا، اور اس لیے کہ تم گنتی پوری کر سکو اور اس لیے کہ اس نے تمہیں جو ہدایت فرمائی ہے اس پر اس کی بڑائی بیان کرو اور اس لیے کہ تم شکر گزار بن جاؤ۔“ (البقرۃ، 185:2)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

شجر کاری

سر سبز سکول، محفوظ مستقبل: یہی فروری کا پیغام ہے، یہی ہماری ذمہ داری

قدرت نے ہمیں جو زمین عطا کی ہے، وہ صرف رہنے کی جگہ نہیں بلکہ ایک زندہ امانت ہے۔ اس امانت کی حفاظت، بہتری اور بقا ہماری اجتماعی ذمہ داری ہے۔ شجر کاری اسی ذمہ داری کا سب سے سادہ مگر موثر اٹھاڑا ہے۔ فروری کا مہینہ، جب موسم معتدل اور زمین شاداب ہوتی ہے، پودے لگانے اور انہیں پروان چڑھانے کے لیے نہایت موزوں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ مہینہ ہمیں سبز مستقبل کی طرف عملی قدم اٹھانے کی دعوت دیتا ہے۔ اسکول محض تعلیمی ادارے نہیں بلکہ کردار سازی کی نرسیریاں ہوتے ہیں۔ یہاں طلبہ جو کچھ سیکھتے ہیں، وہی ان کی عادات، رویوں اور سوچ کا حصہ بن جاتا ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ آنے والی نسل ماحول دوست، ذمہ دار اور باشور ہو، تو اس کی بنیاد اسکول ہی سے رکھنا ہوگی۔ شجر کاری کی سرگرمیاں طلبہ میں نہ صرف فطرت سے محبت پیدا کرتی ہیں بلکہ انہیں ذمہ داری، صبر اور اجتماعی بھلائی کا شعور بھی دیتی ہیں۔

درخت ہمیں صاف ہوا، سایہ، خوبصورتی اور ماہولیاتی توازن فراہم کرتے ہیں۔ یہ درجہ حرارت کو معتدل رکھتے، آلودگی کم کرتے اور زمین کو سر سبز بناتے ہیں۔ ایک درخت کئی جانوں کے لیے زندگی کا سہارا بنتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شجر کاری صرف ایک سرگرمی نہیں بلکہ ایک مستقل رویہ ہونا چاہیے، جسے اسکول کلچر کا حصہ بنایا جائے۔ گرین اسکول کا تصور اسی سوچ کو عملی شکل دیتا ہے۔ ہر اسکول اپنے محدود وسائل کے باوجود چھوٹے مگر موثر اقدامات کے ذریعے خود کو گرین اسکول بناسکتا ہے۔ اسکول کے صحن، خالی قطعہ زمین، گملے، دیواروں کے ساتھ جگہ—ہر مقام پوڈا لگانے کے لیے استعمال ہو سکتا ہے۔ کلاس وار یا ہاؤس سسٹم کے تحت پودے لگانے اور ان کی نگہداشت کی ذمہ داری دی جائے تاکہ طلبہ کا عملی تعلق قائم ہو۔

فروری کے مہینے میں اسکول سطح پر شجر کاری مہم شروع کی جاسکتی ہے۔ پودے لگانے کے ساتھ یہ پیغام بھی دیا جائے کہ اصل کا میابی پوڈا لگانے میں نہیں بلکہ اسے زندہ رکھنے میں ہے۔ اساتذہ اس عمل میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ وہ خود مثال بن کر طلبہ کو یہ سکھا سکتے ہیں کہ فطرت کا احترام کیسے کیا جاتا ہے۔ شجر کاری کو نصابی و غیر نصابی سرگرمیوں سے جوڑ کر اسے محض ایک دن کی تقریب کے بجائے مسلسل عمل بنایا جاسکتا ہے۔ آئیے، اس فروری کو محض ایک مہینہ نہ رہنے دیں بلکہ ایک عہد بنائیں۔ اپنے اسکولوں کو سر سبز بنانے کا، اپنے طلبہ کو ماحول دوست بنانے کا، اور اپنے مستقبل کو محفوظ کرنے کا۔ آج لگایا گیا ایک پودا، کل ایک مضبوط درخت بن کر ہماری نسلوں کو زندگی، صحت اور خوشحالی دے گا۔

ادار سیے



امتحان کا ذہنی دباؤ: وجوہات، اثرات اور جامع حل

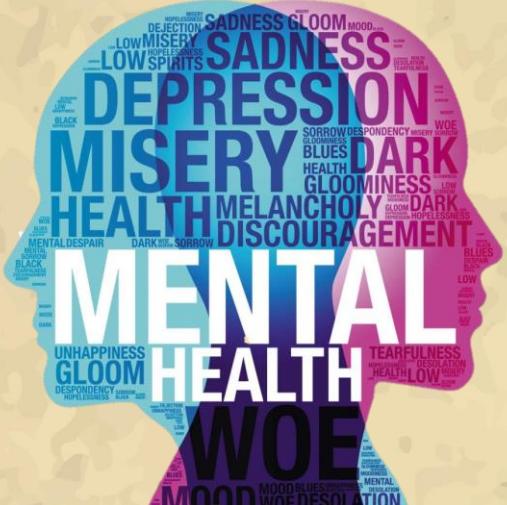
امتحان کسی بھی طالب علم کی تعلیمی زندگی کا ایک لازمی حصہ ہوتے ہیں، لیکن بد قسمتی سے دورِ حاضر میں یہ محض قابلیت جانچنے کا ذریعہ نہیں بلکہ ایک نفسیاتی بوجھ بن سکتے ہیں۔ "امتحانی دباؤ" (Examination Stress) سے مراد وہ ہے چیزیں، خوف اور ذہنی تناؤ ہے جو طالب علم امتحان سے پہلے یا اس کے دوران محسوس کرتا ہے۔ اگر یہ دباؤ حد سے بڑھ جائے تو یہ طالب علم کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے بجائے اسے مفلوج کر دیتا ہے۔

امتحانی دباؤ کی وجوہات اور علامات

دباؤ کی بنیادی وجوہات

ذہنی دباؤ کا حل تلاش کرنے سے پہلے ان وجوہات کو سمجھنا ضروری ہے جو اس کا باعث بنتی ہیں:

- ❖ تیاری میں کمی: وقت پر پڑھائی شروع نہ کرنا اور سلیمیں کاڈ ہیر لگ جانا سب سے بڑی وجہ ہے۔
- ❖ اعلیٰ توقعات کا بوجھ: والدین، اساتذہ اور معاشرے کی طرف سے صرف "اے گریڈ" یا پوزیشن لانے کا دباؤ۔
- ❖ موازنہ کرنا: اپنی صلاحیتوں کا دوسرا طلبہ کے ساتھ موازنہ کرنا احساسِ کمتری اور خوف پیدا کرتا ہے۔
- ❖ مستقبل کا خوف: یہ سوچنا کہ اگر نمبر اچھے نہ آئے تو اچھے کالج یا یونیورسٹی میں داخلہ نہیں ملے گا اور کیریئر تباہ ہو جائے گا۔



2. موصّر مطالعہ کے طریقے (Smart Study)

صرف کتاب سامنے رکھ کر بیٹھنے سے پڑھائی نہیں ہوتی۔

- ❖ ایکٹو ریکال (Active Recall): پڑھنے کے بعد کتاب بند کریں اور خود سے سوال کریں کہ آپ نے کیا سیکھا۔

❖ فینمن ٹکنیک (Feynman Technique): کسی بھی مشکل تصور کو اس طرح سمجھنے کی کوشش کریں جیسے آپ کسی چھوٹے بچے کو سمجھا رہے ہوں۔ اس سے آپ کی اپنی سمجھ و اضطراب ختم ہو جائے گی۔

❖ نوٹس بنانا: رنگینیں پین، ڈائیگر امز اور مائندہ میپس کا استعمال
کریں تاکہ معلومات پادر کھنا آسان ہو۔

3. فن کی اہمیت (Pomodoro Technique)

انسانی دماغ کی توجہ مرکوز رکھنے کی ایک حد ہے۔ ہر 45 سے 50 منٹ کے مطابعے کے بعد 10 منٹ کا وقفہ لیں۔ اس وقفے میں موبائل فون سے دور رہیں، کیونکہ اسکرین آپ کے دماغ کو مزید تھکا دیتی ہے۔ اس کے بجائے گھرے سانس لیں یا تھوڑی چہل تدمی کریں۔

جب کوئی طالب علم داؤ کا شکار ہوتا ہے تو اس میں درج ذیل علامات ظاہر ہو سکتی ہیں:

- ❖ جسمانی: سر درد، پیٹ کی خرابی، نیند کی کمی اور ہر وقت تھکن محسوس کرنا۔
 - ❖ نفسیاتی: چڑچڑاپن، بات بات پرونا، توجہ کی کمی اور مایوسی۔
 - ❖ سلوک میں تبدیلی: سماجی میل جوں سے کترانا یا بھوک کا بہت زیادہ لگنا یا بالکل ختم ہو جانا۔

عملی اور عملی حل

امتحانی دباؤ پر قابو پانے کے لیے محض نصیحت کافی نہیں، بلکہ عملی اقدامات کی ضرورت ہے۔

1. منظم نامہ ثیبل اور چھوٹے اهداف

دماغ اس وقت زیادہ پریشان ہوتا ہے جب اسے سامنے ایک پھاٹ جیسا کام نظر آئے۔

- ❖ تقسیم کا عمل: اپنے پورے سلیبیس کو ہفتوں اور دنوں میں تقسیم کریں۔ جب آپ ایک چھوٹا باب مکمل کرتے ہیں، تو آپ کا دماغِ اڑو پامیں اخارج کرتا ہے جو آپ کو خوشی اور مزید کام کرنے کا حوصلہ دیتا ہے۔

❖ ترجیحات کا تعین: مشکل مضماین کو صحیح کے وقت پڑھیں جب ذہن تازہ ہوتا ہے، اور آسان مضماین کو دن کے دوسرے حصے کے لیے رکھیں۔

طرزِ زندگی میں تبدیلی اور والدین کا کردار

ذہنی صحت کا گہرا تعلق ہماری جسمانی حالت اور ماحول سے ہوتا ہے۔

اکثر طلبہ امتحان کی رات جاگتے رہتے ہیں، جو کہ ایک تباہ کن عمل ہے۔ نیند کی کمی کی وجہ سے آپ کا داماغ معلومات کو محفوظ (Process) نہیں کر پاتا۔

- ❖ 7-8 گھنٹے کی نیند: یہ آپ کے حافظے (Memory) کو مضبوط کرنے کے لیے ضروری ہے۔
- ❖ صحت مند غذا: زیادہ میٹھی چیزوں اور کسپین (چائے، کافی) سے بچیں کیونکہ یہ وقت تو انائی دے کر بعد میں شدید تحکم پیدا کرتی ہیں۔ پانی کا استعمال زیادہ سے زیادہ کریں۔

نفسیاتی مضبوطی اور ثابت سوچ

- اپنے آپ سے کی جانے والی گفتگو (Self-talk) کو تبدیل کریں۔
- ❖ ثابت اثبات: یہ کہنے کے بجائے کہ "میں یہ نہیں کر سکتا" یہ کہیں کہ "میں اپنی پوری کوشش کر رہا ہوں اور میں سیکھ لوں گا"۔
 - ❖ ناکامی کا ذرختم کریں: یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ امتحان زندگی کا ایک حصہ ہے، پوری زندگی نہیں ہے۔ ایک کاغذ کا ٹکڑا آپ کی پوری صلاحیت اور مستقبل کا فیصلہ نہیں کر سکتا۔

والدین اور اساتذہ کی ذمہ داری

- طلبا کا باؤ کم کرنے میں ان کے گرد و پیش کے لوگوں کا 50 فیصد ہاتھ ہوتا ہے۔
- ❖ حوصلہ افزائی: والدین کو چاہیے کہ وہ پھوٹ کوان کی کوشش پر سراہیں، نہ کہ صرف ان کے نمبروں پر۔
 - ❖ پر سکون ماحول: گھر میں لڑائی جھگڑوں اور شوروں غل سے گریز کریں تاکہ بچے یکسوئی سے پڑھ سکے۔

امتحانی دباؤ ایک ایسی دیوار ہے جسے صرف منصوبہ بندی، خود اعتمادی اور صحیح طرزِ زندگی سے گرایا جا سکتا ہے۔ طلبہ کو یہ سمجھنا چاہیے کہ محنت ان کا اختیار ہے اور نتیجہ اللہ کے ہاتھ میں۔ اگر آپ منظم طریقے سے تیاری کریں، اپنی صحت کا خیال رکھیں اور اپنی سوچ کو ثابت رکھیں، تو امتحان آپ کے لیے خوف کے بجائے اپنی صلاحیتیں دکھانے کا ایک بہترین موقع ثابت ہو گا۔

یاد رکھیں، دنیا کے بڑے بڑے کامیاب لوگ ضروری نہیں کہ امتحانات میں ہمیشہ اول آئے ہوں، لیکن انہوں نے دباؤ میں کام کرنا اور مستقل مزاجی سیکھ لی تھی۔



رمضان: 30 دن کی مشق، 335 دن کی عملی زندگی

رمضان المبارک کو صرف عبادات تک محدود کرنا اس کے جامع تربیتی کردار کو نظر انداز کرنے کے مترادف ہے۔ دراصل رمضان ایک منظم تربیتی عمل ہے جو انسان کی اخلاقی، روحانی اور سماجی زندگی کو اس سر نو ترتیب دیتا ہے۔ اس مہینے میں ضبطِ نفس، نظم و قوت اور شعوری رویوں کی جو مشق کرائی جاتی ہے، اس کا مقصد یہ ہے کہ فرد سال کے باقی تین سو پنیتیس دن بھی انہی اصولوں پر کاربند رہے۔ رمضان انسان میں تقویٰ، اعتدال اور خود احتسابی جیسی صفات کو فروغ دیتا ہے، جو ایک متوازن اور باکردار معاشرے کی بنیاد بنتی ہیں۔

رمضان: کیفیت سے کردار تک

اکثر دیکھا گیا ہے کہ رمضان میں مساجد آباد، گھروں میں تلاوت کی آوازیں اور زبانوں پر ذکر جاری ہوتا ہے، مگر عید کے بعد یہ کیفیت آہستہ آہستہ ماند پڑ جاتی ہے۔ سوال یہ نہیں کہ رمضان میں ہم کتنے نیک بنے، بلکہ اصل سوال یہ ہے کہ رمضان کے بعد ہم کتنے نیک رہے۔ رمضان کا مقصد و قوتی جو ش نہیں بلکہ مستقل تبدیلی ہے۔ یہ مہینہ دراصل انسان کو ایک عملی ماذل فراہم کرتا ہے کہ نظم، ضبطِ نفس اور اخلاقی ذمہ داری کے ساتھ زندگی کیسے گزاری جاسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

”روزے تم پر فرض کیے گئے تاکہ تم میں تقویٰ پیدا ہو۔“ (سورۃ البقرہ: 183)

تبدیلی اسی کی زندگی میں قائم رہتی ہے جو اپنی ذات بدلنے کا عزم رکھتا ہے، رمضان ختم نہیں ہوتا، رمضان زندگی کو نکھارتا ہے

قرآن: تلاوت سے تہذیب تک

ضبطِ نفس کی مشق: خواہشات پر اختیار

رمضان قرآن کے نزول کا مہینہ ہے، مگر قرآن کا تعلق صرف تلاوت تک محدود نہیں۔ قرآن ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسان کے اخلاق، فیصلوں اور معاشرتی رویوں کی رہنمائی کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنُ يَهْدِي لِلّٰهِ أَقْرَبُهُمْ

اصل کامیابی یہ ہے کہ رمضان کے بعد بھی قرآن ہمارے عمل میں زندہ رہے۔ (الاسراء: 9)

صبر، شکر اور شعور:

رمضان انسان کو صبر کی مشق اور شکر کا شعور عطا کرتا ہے۔ بھوک ہمیں نعمت کی قدر سکھاتی ہے اور افطار ہمیں شکر کا سلیقہ۔

قرآن کہتا ہے:

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ

یہی صبر رمضان کے بعد زندگی کے امتحانات میں انسان کا سہارا بنتا ہے۔ (البقرہ: 153)

اجتماعیت: فرد سے معاشرہ تک

رمضان ہمیں "میں" سے نکال کر "ہم" میں داخل کرتا ہے۔ زکوٰۃ، صدقات اور اجتماعی عبادات انسان کو معاشرتی ذمہ داری کا شعور دیتی ہیں۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

"مُوْمَنُ مُوْمَنُ کے لیے عمارت کی مانند ہے۔" (بخاری)

اخلاقی معیار: رمضان کی اصل پیچان

رمضان کی کامیابی کا اصل پیمانہ اخلاق ہے۔ سچائی، دیانت، نرمی اور انصاف یہ وہ خوبیاں ہیں جو رمضان انسان میں پیدا کرتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"تم میں سب سے بہتر وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔"

رمضان ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ بہترین انسان وہی ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ اس بارکت مہینے میں صبر، نرمی اور حسن سلوک اختیار کرنا ہی روزے کی اصل روح ہے۔

نفس اور خواہشات:

نفس انسان کی خواہشات اور جذبات کا مجموعہ ہے، جو اکثر انسان کو دنیاوی لذت کی طرف مائل کرتا ہے۔

رمضان کی تربیت:

- روزہ: بھوک اور پیاس سے صبر سکھاتا ہے۔
- نمازوں تلاوت: نظم و ضبط اور روحانی قوت پیدا کرتی ہیں۔

قرآنی ہدایت:

جدوجہد نفس کی تربیت کا حصہ ہے۔ (سورۃ العنكبوت: 69)

خواہشات پر قابو پانے کے فوائد:

- اخلاقی اور روحانی ترقی
- برائی سے بچاؤ
- رمضان کے بعد بھی نیکی کی دوام

نتیجہ:

رمضان انسان کو مستقل تقویٰ اور مضبوط کردار عطا کرتا ہے۔

(سورۃ الرعد: 11)

رمضان کی سب سے بڑی تربیت ضبطِ نفس ہے۔ بھوک اور پیاس کے باوجود حلال چیزوں سے رک جانا انسان کو یہ سکھاتا ہے کہ وہ اپنی خواہشات کا غلام نہیں بلکہ ان کا نگران ہے۔ اگر انسان تیس دن تک اپنی بنیادی ضرورتوں کو مقررہ وقت تک موخر کر سکتا ہے تو وہ باقی دنوں میں بھی غصے، حسد، لامج اور بے جا خواہشات پر قابو پاسکتا ہے۔ یہی ضبطِ نفس عملی زندگی میں دیانت داری، برداشت اور صبر کی بنیاد بنتا ہے۔

ضبطِ نفس انسان کو اپنی خواہشات پر قابو پانے اور درست فیصلے کرنے کی طاقت دیتا ہے۔ وقت لذت کے بجائے صبر اور نظم و ضبط اختیار کرنے سے شخصیت مضبوط ہوتی ہے اور زندگی میں سکون اور توازن پیدا ہوتا ہے۔

رمضان انسان کو وقت کی اہمیت کا شعور دیتا ہے۔ سحری سے افطار تک ایک منظم دن، نمازوں کے اوقات اور تلاوت کے معمولات—یہ سب وقت کے درست استعمال کی تربیت دیتے ہیں۔ رمضان میں وقت کی پابندی انسان کو نظم و ضبط، منصوبہ بندی اور اپنی روزمرہ سرگرمیوں کو منظم کرنے کی عادت سکھاتی ہے۔

اگر رمضان میں وقت کی پابندی کو شعوری طور پر اپنایا جائے تو یہ عادات سال بھر کی زندگی میں منتقل ہو سکتی ہے۔ وقت کی بھی قدر طلبہ کی تعلیمی کامیابی، اساتذہ کی تدریسی بہتری اور اداروں کی مجموعی کارکردگی کو بہتر بناسکتی ہے، جس سے فرد اور معاشرہ دونوں ترقی کی راہ پر گامزن رہتے ہیں۔

عبادت سے کردار تک: عمل کی منتقلی

رمضان میں عبادات کا مقصد صرف ثواب حاصل کرنا نہیں بلکہ انسان کے کردار کو بہتر بنانا اور اسے عملی زندگی میں درست راہ پر ڈالنا بھی ہے۔ نماز انسان کو نظم و ضبط، عاجزی اور رب کے قریب رہنے کی تربیت دیتی ہے، جبکہ روزہ صبر، ضبط نفس اور تقویٰ پیدا کرتا ہے۔ قرآن کریم فکر، شعور اور اخلاقی بصیرت کی رہنمائی کرتا ہے۔

یہ عبادات رمضان کے دوران انسان کے رویوں اور عادات میں تبدیلی لانے کی مشق ہیں۔ جب روزانہ کی یہ مشق مستقل عادات میں بدل جائے تو انسان میں اخلاقی مضبوطی، خود احتسابی اور اجتماعی ذمہ داری پیدا ہوتی ہے۔ رمضان کی یہ تربیت دراصل ایک پائیدار کردار سازی کی بنیاد ہے، جو زندگی بھر فائدہ پہنچاتی ہے۔

حقیقی کامیابی اس وقت حاصل ہوتی ہے جب رمضان کے اثرات روزمرہ زندگی میں نظر آئیں۔ زبان میں نرمی، وعدوں کی پاسداری، امانت داری، انصاف پسندی اور دوسروں کے حقوق کا احترام—یہ سب وہ عملی آثار ہیں جو بتاتے ہیں کہ رمضان واقعی انسان کے اندر تبدیلی لاچکا ہے۔ یہی وہ حقیقی مقصد ہے جو عبادات کے ذریعے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

فرد سے جماعت تک: سماجی شعور کی تربیت

رمضان انسان کو اپنی ذات سے باہر نکال کر معاشرہ کے ساتھ جوڑتا ہے۔ افطار کے دسترخوان، صدقہ و خیرات، اور ضرورت مندوں کی مدد کے تجربے سے ہمیں یہ احساس ہوتا ہے کہ زندگی صرف اپنے مفاد تک محدود نہیں۔ یہی چھوٹے چھوٹے اعمال فرد میں ہمدردی، اشتراک اور اجتماعی ذمہ داری کی بنیاد رکھتے ہیں۔



اگر یہ شعور رمضان کے بعد بھی جاری رہے تو معاشرت میں تعاون، محبت اور انصاف کا کلچر مضبوط ہو سکتا ہے۔ تعلیمی میدان میں بھی اس کا اثر واضح ہوتا ہے۔ طلبہ میں سماجی خدمت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور اساتذہ میں تربیت اور اخلاقی ذمہ داری کا شعور گہرا ہوتا ہے، جس سے نہ صرف تعلیم بلکہ انسانی تعلقات بھی بہتر بنتے ہیں۔

قرآن اور عمل: زندگی میں ہدایت کا عملی سفر

رمضان قرآن کا مہینہ ہے، مگر قرآن کا پیغام سال بھر کی زندگی کے لیے روشنی کا چراغ ہے۔ اگر رمضان میں صرف تلاوت تک محدود نہ رہ کر اس کے مفہوم اور عملی ہدایات پر غور کیا جائے تو قرآن محض ایک کتاب نہیں بلکہ زندگی کی رہنمائی بن جاتی ہے۔ یہ ہمیں سوچنے، سمجھنے اور اپنی زندگی کے فیصلوں میں حکمت اپنانے کی تربیت دیتا ہے۔

قرآن سچائی، عدل، اور حسن اخلاق کے اعلیٰ معیار فراہم کرتا ہے، جو عملی زندگی میں کامیابی اور نیک کردار کا اصل راز ہیں۔ جب اس کے اصول روزمرہ رویوں میں جھلکنے لگیں۔ بات چیت میں نرمی، فیصلوں میں انصاف، اور عمل میں ایمانداری۔ تو یہی وہ اثر ہے جو قرآن ہمیں ہر لمحہ اور ہر دن کے لیے دیتا ہے۔

اساتذہ اور طلبہ: علم سے کردار تک کاسف

رمضان ای تعلیم کے قارئین کے لیے ایک منفرد پیغام رکھتا ہے۔ اساتذہ کے لیے یہ مہینہ صبر، حکمت اور کردار کے ذریعے طلبہ کی رہنمائی کی عملی مثال فراہم کرتا ہے، جبکہ طلبہ کے لیے یہ نظم، محنت اور خود احتسابی کا عملی سبق ہے۔ رمضان کی یہ تربیت نہ صرف روحانی زندگی بلکہ تعلیمی کردار کو بھی مضبوط بناتی ہے۔

اگر تعلیمی ادارے رمضان کے تربیتی اثرات کو سال بھر کے نصاب اور تعلیمی ماحول میں منتقل کر لیں تو یہ صرف تعلیمی نتائج تک محدود نہیں رہتا، بلکہ ایک باکردار اور ذمہ دار نسل کی تشکیل ممکن بناتا ہے۔ یہی وہ اصل پیغام ہے جو تعلیم اور عبادت کو مر بوٹ کر کے طلبہ اور اساتذہ دونوں کے لیے روشنی کا سبب بنتا ہے۔

عبادت سے عادت تک: رمضان کا اثر سال بھر زندہ رکھیں

رمضان کے اثرات کو سال بھر برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم چند منتخب عادات کو مستقل طور پر اپنائیں۔ جیسے وقت کی پابندی، مختصر مگر باقاعدہ عبادت، اخلاقی احتساب اور دوسروں کے ساتھ ذمہ داری کا رویہ۔ یہ عادات نہ صرف رمضان کی روح کو یادو لاتی ہیں بلکہ روزمرہ زندگی میں نظم و ضبط اور کردار کی مضبوطی بھی پیدا کرتی ہیں۔ چھوٹے مگر مستقل اقدامات رمضان کی تیس دن کی مشق کو باقی تین سو پنیتیس دن کی عملی زندگی میں زندہ رکھ سکتے ہیں۔ جب یہ رویے روزمرہ معمولات کا حصہ بن جائیں، تو عبادت کا اثر صرف مہینے تک محدود نہیں رہتا بلکہ سال بھر ہماری شخصیت، رویوں اور تعلقات میں جھلکنے لگتا ہے۔

رمضان ایک تربیتی و رکشاپ کی طرح ہے، جس کا مقصد انسان کو عملی زندگی کے چیلنجز کے لیے تیار کرنا ہے۔ یہ تیس دن ہمیں سکھاتے ہیں کہ اپنی زندگی کو نظم، اخلاق اور مقصد کے ساتھ کیسے گزارا جائے۔ عبادت، صبر اور حسن اخلاق کی مشق ہمیں یہ سمجھاتی ہے کہ اصل کامیابی رمضان کے دوران کے اعمال میں نہیں بلکہ رمضان کے بعد ہمارے رویے اور کردار میں جھلکتی ہے۔



مسئلہ کشمیر— تاریخ، استعمال اور ہماری تعلیمی ذمہ داری

مسئلہ کشمیر بر صغير کی تاریخ بخوبی سلسلت ہوا باب ہے جو وقت گزرنے کے ساتھ سرد ہونے کے بجائے مزید گہر اور تکلیف دہ ہوتا جا رہا ہے۔ یہ مسئلہ نہ صرف ایک تنازع نظر کا ہے بلکہ یہ انسانی حقوق، حق خودداری، مذہبی آزادی اور انسانی و قار سے جڑا ہوا ایک عالمی مسئلہ ہے۔ کشمیر کے عوام گز شدہ سات دہائیوں سے اپنی آزادی، شناخت اور بنیادی انسانی حقوق کے لیے قربانیاں دے رہے ہیں، مگر عالمی طاقتوں کی خاموشی اس ظلم کو مزید طول دے رہی ہے۔

مسئلہ کشمیر کا تاریخی و آئینی پس منظر

1947ء میں بر صیغہ کی تقسیم کے وقت ریاست جموں و کشمیر ایک مسلم اکثریتی ریاست تھی۔ تقسیم کے اصولوں کے مطابق اس کا نظری الحاق پاکستان کے ساتھ ہونا چاہیے تھا، مگر سیاسی سازشوں اور طاقت کے استعمال کے ذریعے بھارت نے اس پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد اقوام متحدہ میں یہ مسئلہ پیش کیا گیا جہاں سلامتی کو نسل نے متعدد قراردادیں منظور کیں، جن میں کشمیری عوام کو آزادانہ اور غیر جانبدار استصوابِ رائے کے ذریعے اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق دیا گیا۔

بد قسمتی سے یہ قراردادیں آج تک فائدوں میں دفن پیں اور کشمیری عوام اپنے حق کے منتظر ہیں۔

صدیوں سے ایک سوال ہے لبوں پر بے صدا
یہ حق جو مانگا گیا، وہ ملا کیوں نہیں ذرا؟

یہ سوال صرف لفظ نہیں بلکہ صدیوں کی محرومی، ٹوٹے وعدوں اور دبے ہوئے انصاف کی داستان ہے، جو آج بھی لبوں پر بے صدا ٹھہر اہوا ہے کیونکہ جس حق کا مطالبہ تھا، وہ طاقت اور مصلحت کی نذر ہو گیا۔



بھارتی قبضہ اور منظم استھان

مقبوضہ کشمیر آج دنیا کے ان خطوں میں شامل ہے جہاں سب سے زیادہ فوجی تعیناتی کی گئی ہے۔ بھارتی افواج کی موجودگی نے اس حسین وادی کو ایک کھلی جیل میں تبدیل کر دیا ہے۔

کرفیو کی تاریکی میں کشمیری عوام کی زندگی سست کر رہ گئی ہے، گھروں پر چھاپے روزمرہ کا معمول بن چکے ہیں جہاں ہر دروازہ خوف کی دستک سنتا ہے، ماورائے عدالت قتل النصاف کے نام پر ایک تلخ مذاق بن گئے ہیں، پیٹ گز نے معصوم بچوں کی آنکھوں سے نہ صرف بینائی بلکہ مستقبل بھی چھین لیا ہے، جری گمشدگیاں ہر گھر میں ایک نہ ختم ہونے والا انتظار چھوڑ جاتی ہیں، خواتین کی بے حرمتی نے انسانی وقار کو شدید مجروح کیا ہے، اور میڈیا بالیک آؤٹ نے ان تمام مظالم کو عالمی ضمیر کی نظروں سے او جھل کر رکھا ہے۔



15 اگست 2019ء – ظلم کا نیا باب

15 اگست 2019ء کو بھارت نے یک طرفہ طور پر مقبوضہ کشمیر کی خصوصی آئینی حیثیت ختم کر دی۔ اس اقدام کا مقصد صرف سیاسی کنٹرول نہیں تھا بلکہ آبادی کے تناسب کو بد لانا، کشمیری شناخت کو مٹانا اور مزاحمت کی ہر آواز کو دباانا تھا۔ اس دن کے بعد سے کشمیری عوام کے زخم مزید گھرے ہو گئے، مگر ان کی جدوجہد کمزور نہ ہو سکی۔

حق خودداریت – اقوام متحده کا تسلیم شدہ حق

کشمیری عوام کسی رعایت یا احسان کا مطالبہ نہیں کر رہے، بلکہ وہ ایک ایسا بیانیادی حق مانگ رہے ہیں جو اقوام متحده کے چارٹر اور یمن الاقوامی قوانین میں واضح طور پر تسلیم شدہ ہے۔ یہ حق صرف کشمیر کا نہیں بلکہ ہر مظلوم قوم کا حق ہے کہ وہ اپنی تقدیر کا فیصلہ خود کرے۔ اس حق سے انکار دراصل عالمی انصاف کے تصور پر سوالیہ نشان ہے۔

تعلیمی اداروں کا کردار — خاموشی نہیں، شعور

آج کا سب سے بڑا خطرہ یہ نہیں کہ ظلم ہو رہا ہے، بلکہ یہ ہے کہ نئی نسل اس ظلم سے بے خبر ہو جائے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں تعلیمی اداروں کا کردار فیصلہ کرن ہو جاتا ہے۔

غزالی سکولوں جیسے نظریاتی اداروں کا مقصد صرف نصابی تعلیم نہیں بلکہ طلبہ کی فکری، اخلاقی اور سماجی تربیت بھی ہے۔ مسئلہ کشمیر کو زندہ رکھنا دراصل اپنی قومی اور اخلاقی ذمہ داری کو نجھانا ہے۔

غزالی سکولوں میں قابل عمل تعلیمی سرگرمیاں

طلبہ و طالبات میں مسئلہ کشمیر کے بارے شعور پیدا کرنے کے لیے درج ذیل سرگرمیاں مستقل بندیاں پر شامل کی جاسکتی ہیں:

- یوم تجھی کشمیر کی تقریبات
دعائیں، تجھی و اک، خاموشی کے لمحات اور پیغامی سرگرمیاں
کردار سازی کی سرگرمیاں
مظلوموں کے ساتھ ہمدردی، انصاف اور حق گوئی جیسے اوصاف
کی عملی تربیت
ڈیجیٹل اور میڈیا لرننگ
طلبہ کو ذمہ دارانہ انداز میں حق کی آواز بلند کرنے کی تربیت
- کشمیر آگاہی پروگرام
اسمبلی اور کلاس روم سطح پر مسئلہ کشمیر کا تاریخی اور اخلاقی تعارف
تقریری، تحریری اور تخلیقی سرگرمیاں
مضامین، تقاریر، پوسٹر میکنگ، خاکے اور شاعری کے ذریعے اظہار
وال میگزین اور معلوماتی کارنر
- نقشہ کشمیر، اقوام متحده کی قرارداد ایں، کشمیری رہنماؤں کے اقوال
ڈاکو منذری اور بصری تعلیم
عمر کے لحاظ سے منتخب تعلیمی ویڈیو ز کے ذریعے زمینی حقوق

کشمیر اور ہماری اجتماعی ذمہ داری

مسئلہ کشمیر کو زندہ رکھنا نفرت پھیلانا نہیں بلکہ انصاف کا مطالبہ کرنا ہے۔ کشمیری عوام کے ساتھ کھڑا ہونا ہمیں انسانیت کے قریب لے جاتا ہے۔ اگر ہم اپنے طلبہ کو سچ، حق اور انصاف کا ساتھ دینا سکھادیں تو یہی تعلیم کا اصل حاصل ہو گا۔

کشمیر ایک وادی نہیں، ایک امتحان ہے — انسانیت کا، عالمی کشمیر کا اور ہماری تربیت کا۔

غزالی سکولوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ طلبہ کو صرف کامیاب طالب علم نہیں بلکہ باخبر، باکردار اور حق گوانسان بنائیں۔ کشمیر کے لیے آواز اٹھانا اسی کردار سازی کا حصہ ہے۔

اللہ تعالیٰ مظلوم کشمیری عوام کو آزادی، عزت اور امن نصیب فرمائے اور ہمیں حق کے ساتھ کھڑے ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

پرچہ تیار کرنے سے جانچ تک: کامیاب جائزے کے اصول

تعلیمی نظام میں "جائزہ" (Assessment) وہ پل ہے جو تدریس اور سیکھنے کے عمل کو آپس میں جوڑتا ہے۔ اگر یہ پل کمزور ہو تو پورا تعلیمی ڈھانچہ متاثر ہوتا ہے۔ ایک کامیاب جائزے کے لیے ضروری ہے کہ پیپر بنانے والا (Paper Setter) اور پیپر چیک کرنے والا (Marker) دونوں پیشہ ورانہ مہارت اور اخلاقی ذمہ داری کا مظاہرہ کریں۔ ذیل میں ان اصولوں کی مفصل وضاحت کی گئی ہے جو ایک بہترین امتحانی عمل کے لیے ناجزیر ہیں۔

پیپر سینگ کے جدید اور فنی اصول

پرچہ بنانا محض چند سوالات کا انتخاب نہیں ہے، بلکہ یہ ایک فن ہے۔ اس مرحلے پر درج ذیل امور کو مد نظر رکھنا چاہیے۔

1. پیپر سینگ کے جدید اور فنی اصول

پرچہ بنانا محض چند سوالات کا انتخاب نہیں ہے، بلکہ یہ ایک فن ہے۔ اس مرحلے پر درج ذیل امور کو مد نظر رکھنا چاہیے۔

- الف) نیبل آف اسپیسی فیکیشن (Table of Specifications)**
- کتنے فیصد سوالات آسان، اوسط اور مشکل ہوں گے۔
 - ایک مثالی پرچہ بنانے سے پہلے ایک "بلو پرنٹ" یا جدول بنانا چاہیے جس میں یہ طے ہو کہ:
 - سوالات تعلیمی مقاصد (یادداشت، فہم، اطلاق، تجزیہ) کی کس سطح پر ہوں گے۔
 - کس باب (Chapter) سے کتنے نمبر کے سوالات لیے جائیں گے۔
 - معروضی (MCQs)، مختصر اور تفصیلی سوالات کا تناسب کیا ہو گا۔ - پرچہ نصاب اور وقت کی تقسیم کے مطابق متوازن اور منصفانہ ہو گا۔

ب) بلومر نیکسونی کا اطلاق

تعلیمی ماہرین کے مطابق پرچہ صرف یادداشت (Rote Learning) کا امتحان نہیں ہونا چاہیے۔ اسے درج ذیل تین سطحوں پر مشتمل ہونا چاہیے:

- وجہ: سوال میں "کیا، کیوں، کیسے" کا استعمال واضح ہو۔
- وضاحت: سوال میں "اکیا، کیوں، کیسے" کا استعمال واضح ہو۔ مثلاً "پانی پر نوٹ لکھیں" ایک مبہم سوال ہے، جبکہ "پانی کی تین طبعی خصوصیات بیان کریں" ایک واضح سوال ہے۔
- تکرار سے گزینہ: ایک ہی تصور کو بار بار مختلف سوالات میں نہ پوچھا جائے۔
- اخلاقی پہلو: سوالات میں کسی خاص مسلک، زبان یا نسل کے خلاف کوئی بات نہیں ہونی چاہیے۔

سائنس (Physics, Chemistry, Biology)

- سائنس میں ڈائیگرام (Diagrams) اور یہنگ کو اہمیت دیں۔
- نظریاتی سوالات کے ساتھ ساتھ تجرباتی (Practical) پہلوؤں کو بھی شامل کریں۔
- سائنسی اصطلاحات کے درست استعمال پر نمبر دیں۔

3. مارکنگ اسکیم اور روپرے کس (Rubrics)

- مارکنگ شروع کرنے سے پہلے ایک تفصیلی گائیڈ لائن تیار کرنا ضروری ہے جسے "روپرے کس" کہا جاتا ہے۔
- جوابی کلید (Answer Key): تمام مکنہ درست جوابات کی فہرست۔

- لوئر آرڈر ٹھنکنگ (LOTS): تعریفیں، تاریخیں اور بنیادی حقائق۔
- مڈل آرڈر ٹھنکنگ (MOTS): تصورات کی وضاحت، مثالیں اور موازنہ۔
- ہائیر آرڈر ٹھنکنگ (HOTS): تجزیہ، تنقیدی سوچ اور مسائل کا حل۔

2. مضمون کے لحاظ سے مخصوص ہدایات

ہر مضمون کی اپنی نوعیت ہوتی ہے، اس لیے ان کے جائزے کے اصول بھی مختلف ہونے چاہیں۔

ریاضی (Mathematics)

- ریاضی کے پرچے میں مرحلہ وار نمبر (Step Marking) کا تصور ہونا چاہیے۔
- سوالات میں اعداد و شمار کی صحت کا خاص خیال رکھیں تاکہ جواب غیر منطقی نہ آئے۔
- فارمولوں کے اطلاق اور منطقی استدلال پر توجہ دیں۔

زبانیں اور ادب (Languages)

- تخلیقی لکھائی (Creative Writing) کو رٹھ مارنے پر فوکسیت دیں۔
- گرامر کے سوالات کو جملوں میں استعمال کے ذریعے پر کھیں۔

□ نمبروں کی تقسیم: اگر ایک سوال 5 نمبر کا ہے، تو واضح ہو کہ تعریف کے کتنے نمبر ہیں، مثال کے کتنے اور ڈائیگرام کے کتنے۔

□ معنی مارکنگ (اگر ہو): اس کے اصول پہلے سے طشدہ اور طلبہ کو معلوم ہونے چاہئیں۔

4. مارکنگ کے دوران نفسیاتی اور اخلاقی احتیاطیں

مارکنگ کے دوران ممتحن کا ذہنی سکون اور غیر جانبداری متاثر کی شفافیت کے لیے اہم ہے۔

الف) ہالو ایفیکٹ (Halo Effect) سے بچاؤ

اکثر ممتحن کسی طالب علم کی خوبصورت لکھائی یا پہلے بہترین سوال سے متاثر ہو کر اسے پورے پرچے میں زیادہ نمبر دے دیتے ہیں۔ اس سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک وقت میں پوری کلاس کا "سوال نمبر 1" چیک کیا جائے، پھر "سوال نمبر 2"۔ اس سے موازنہ کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

ب) تھبب (Biasness) کا غائب

طالب علم کے نام، روپ نمبر یا صنف (Gender) کو دیکھ کر ذہن میں کوئی رائے قائم نہ کریں۔ جدید نظام میں اسی لیے "روپ نمبر سلیپ" کو چھپا دیا جاتا ہے تاکہ ممتحن صرف مواد کو دیکھ کر نمبر دے۔

ج) تھکن اور ماحول

مسلسل مارکنگ سے دماغ تھک جاتا ہے جس سے غلطی کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ ہر ایک گھنٹے بعد وقفہ لیں اور پر سکون، روشن کرے میں بیٹھ کر کام کریں۔

5. فیڈبیک اور بہتری کا عمل

جاائزہ کمل ہونے کے بعد اصل کام شروع ہوتا ہے:

□ غلطیوں کی نشاندہی: پرچے پر صرف کراس (X) نہ لگائیں، بلکہ منقصر لکھیں کہ غلطی کیا ہے۔

□ کلاس ڈسکشن: امتحان کے بعد حل شدہ پرچے طلبہ کے ساتھ ڈسکس کریں تاکہ انہیں اپنی کمزوریوں کا علم ہو۔

□ ریکارڈ کی حفاظت: مارکنگ کے بعد نمبروں کا اندر ارج (Tabulation) نہایت احتیاط سے کریں، کیونکہ یہاں ایک ہندسے کی غلطی بڑی نالنصافی بن سکتی ہے۔

پہپر سینگ ایک "امانت" ہے اور مارکنگ ایک "عدالت"۔ اگر پرچے متوازن ہو گا اور مارکنگ شفاف، تو طالب علم کی حقیقی صلاحیت سامنے آئے گی۔ ایک کامیاب جائزہ وہی ہے جو طالب علم کو ڈرانے کے بجائے اسے مزید پڑھنے اور اپنی اصلاح کرنے کی ترغیب دے۔ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ ان اصولوں کو محض ضابطہ نہ سمجھیں بلکہ اسے نسلوں کی آبیاری کا ذریعہ سمجھیں۔

رمضان

کیسے کزاریں



رمضان المبارک کی آمد آمد ہے۔ اس ماہِ مقدس کے شب و روز گزارنے بارے ایک جامع رہنمائی

تر رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ وہ بارکت مہینہ ہے جو انسان کی روحانی، اخلاقی اور عملی زندگی میں گھرے اثرات مرتب کرتا ہے۔ یہ مہینہ صرف روزہ رکھنے تک محدود نہیں بلکہ خود احتسابی، عبادت، صبر، ایثار اور کردار سازی کا ایک مکمل تربیتی دور ہے۔ بالخصوص طلبہ کے لیے رمضان ایک سنہری موقع ہوتا ہے کہ وہ اپنی عادات کو سنواریں، اپنے وقت کو با مقصد بنائیں اور عملی زندگی میں اسلامی اقدار کو اپنانے کی مشق کریں۔

تعلیمی اداروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ رمضان المبارک کے اس روحانی ماحول سے بھر پور فائدہ اٹھاتے ہوئے طلبہ کی فکری، اخلاقی اور عملی تربیت کا اہتمام کریں۔ محض نصیحت یا پیغام بر کے بجائے اگر طلبہ کو با مقصد سرگرمیوں کے ذریعے عبادت، اخلاق اور خدمتِ خلق کی طرف راغب کیا جائے تو یہ اثر زیادہ دیر پا اور نتیجہ خیز ہوتا ہے۔ اسی مقصد کے تحت اس ڈاکو منٹ میں رمضان کے دوران طلبہ کے لیے متنوع، دلچسپ اور تربیت پر مبنی سرگرمیوں کو مرتب کیا گیا ہے، تاکہ وہ سکھنے کے ساتھ ساتھ عمل کی طرف بھی بڑھ سکیں۔

یہ سرگرمیاں قرآن فہمی، سیرت نبوی سے وابستگی، دعاؤں کی عملی مشق، نیکی کی عادت، سماجی شعور اور تخلیقی صلاحیتوں کے فروغ پر مرکوز ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ طلبہ رمضان کو محض ایک روایتی مہینہ نہ سمجھیں بلکہ اسے اپنی شخصیت کی تعمیر، اخلاقی چیਜ਼یں اور عملی تربیت کا ذریعہ بنائیں۔ امید ہے کہ یہ رہنمائی اساتذہ اور طلبہ دونوں کے لیے رمضان المبارک کو با مقصد، مؤثر اور یادگار بنا نے میں معاون ثابت ہو گی۔

طلبہ کے لیے سرگرمیاں

رمضان المبارک میں طلبہ و طالبات کے لیے درج ذیل سرگرمیاں ترتیب دی جاسکتی ہیں:

1. روزانہ قرآن سے ایک سبق

- طلبہ کو روزانہ قرآن کی ایک آیت یا حدیث دی جائے جس پر وہ غور کریں اور اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق لکھیں۔
- تراویح میں پڑھی جانے والی منزل کے بارے میں خلاصہ لکھنے کی سرگرمی دی جاسکتی ہے۔

2. دعاؤں کی یادداشت اور عملی مشق

- روزانہ مسنون دعائیں یاد کرنے کی سرگرمی ہو، جیسے افطار، سحری اور نمازوں کے بعد کی دعائیں۔
- اس کے بعد ایک گروپ سرگرمی ہو جس میں طلبہ ایک دوسرے کو یہ دعائیں سکھائیں۔

3. سیرتِ نبویؐ سے سیکھیں

- طلبہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے متعلق مختلف پہلوؤں پر تحقیق کرنے کو کہا جائے، جیسے رمضان میں آپ کی عبادات، سخاوت، اور تربیت۔

انہیں ایک پریز نتیشن یا مضمون لکھنے کی ترغیب دی جائے۔

4. نیکی کا چلنگ

- ہر طالب علم کو روزانہ ایک نیکی کرنے کی ترغیب دی جائے، جیسے کسی ضرورت مند کی مدد کرنا، اپنے والدین کی خدمت، یا دوستوں سے حسن سلوک۔
- وہ اپنی نیکیوں کی نہرست ایک نوٹ بک میں درج کریں اور آخر میں تبادلہ خیال کریں کہ انہوں نے رمضان میں کیا سیکھا۔

5. رمضان ڈائری لکھنا

- طلبہ کو اپنی رمضان کی روزمرہ کی مصروفیات، عبادات اور خیالات پر مشتمل ایک ڈائری لکھنے کی ہدایت دی جائے۔
- اختتام پر، وہ اپنی ڈائری کا خلاصہ کلاس میں پیش کر سکتے ہیں۔

6. سوال و جواب کا سیشن

- کتاب میں موجود مضمومین پر مبنی ایک سوال نامہ تیار کیا جائے اور گروپ میں سوال و جواب کی سرگرمی کروائی جائے۔
- افطار شیرنگ اور خیرات کی ترغیب

- طلبہ کو ایک دن افطار شیرنگ کا اہتمام کرنے کو کہا جائے، جہاں وہ خود سادہ کھانے کا بندوبست کریں اور ضرورت مندوں میں تقسیم کریں۔

خیرات اور صدقہ دینے کی اہمیت پر ایک مضمون لکھنے کو کہا جائے۔

8. اسلامی موبائل ایپ اور ویب سائٹس کا استعمال

- "Islam360" جیسے مستند ایپس کا استعمال کر کے احادیث اور مسنون اذکار کی مشق کروائی جائے۔
- طلبہ کو مذکورہ ویب سائٹس پر دستیاب دروس سننے اور ان پر اپنا تجزیہ لکھنے کی سرگرمی دی جائے۔

9. نیکیوں کا درخت 🌱

- طلبہ کو ایک درخت کی تصویر دیں جس کی شاخیں خالی ہوں۔
- ہر روز جب وہ کوئی نیکی کریں (جیسے کسی کی مدد کرنا، جھوٹ نہ بولنا، نماز پڑھنا)، وہ ایک پتہ یا پھول اس درخت پر چپا کیں۔
- مہینے کے آخر میں دیکھیں کہ کس کا درخت سب سے زیادہ سر سبز ہے۔

10. رمضان کا رذہ بنائیں 🎉

- طلبہ کو رمضان کے فضائل پر مبنی ایک کارڈ یا پوسٹر بنانے کو کہیں۔
- وہ اس میں آیات، احادیث یا خوبصورت دعائیں لکھ سکتے ہیں اور رنگیں ڈیزائن بنانے سکتے ہیں۔
- بہترین کارڈ کو کلاس میں آویزاں کیا جائے۔

11. روزہ چارٹ 📊

ایک کلینڈر دیا جائے جس میں طلبہ روزانہ اپنی عبادات کا ریکارڈ رکھیں:

- ✓ سحری کی
- ✓ نماز فجر پڑھی
- ✓ تلاوت کی
- ✓ روزہ رکھا
- ✓ کسی کی مدد کی

مہینے کے آخر میں جو سب سے زیادہ نیکیاں کرے، اسے انعام دیا جائے۔

12. اسلامی پہلیاں 🏆

رمضان سے متعلق آسان پہلیاں بنائیں، جیسے:

سوال: ایک ایسی رات جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے؟

جواب: لیلۃ القدر

سوال: وہ چیز جو سحری کے وقت کھانا سنت ہے؟

جواب: کھجور

13. دعا کی تلاش 🔍

- طلبہ کو مسنون دعاؤں کی فہرست دی جائے اور انہیں اپنی کتابوں یا موبائل اپیکس) جیسے (Islam360 سے وہ دعائیں تلاش کرنی ہوں۔
- ہر بچہ ایک دعا یاد کرے اور کلاس میں سنائے۔

14. رمضان اسکچی یا کہانی لکھنا

پھر سے کہیں کہ وہ ایک مختصر کہانی یا ذرا سُنگ بنائیں جس میں رمضان کی برکتیں نظر آئیں، جیسے:

- ایک بچہ جو پہلاروزہ رکھ رہا ہے
- ایک فیملی جو افطار میں سب کے ساتھ بیٹھتی ہے
- ایک بچہ جو کسی غریب کو کھانا دے رہا ہے

15. اذکار کا مقابلہ

روزانہ کے اذکار یاد کرنے کا مقابلہ رکھا جائے۔
جو سب سے زیادہ اذکار صحیح یاد کرے، اسے "رمضان چیمپن" کا لقب دیا جائے۔

16. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان کی عادات پر بحث

طلبہ سے پوچھا جائے کہ وہ بتائیں کہ نبی کریمؐ رمضان میں کیا کیا کرتے تھے؟
ہر بچہ ایک بات بتائے، جیسے زیادہ صدقہ دینا، زیادہ عبادت کرنا، دوسروں کے ساتھ حسن سلوک۔

17. قرآن کی حلاوت چیلنج

ہر روز ایک آیت یا سورہ مبارکہ کو تجوید کے ساتھ پڑھنے کی مشق کروائی جائے۔
جو سب سے اچھا پڑھے، اسے ستارہ (★) دیا جائے۔

18. مہربانی کا بکس

کلاس میں ایک بکس رکھا جائے جس میں طلبہ اپنے نیک اعمال کی پرچیاں ڈالیں، جیسے:
◦ "آج میں نے کسی کی مدد کی"

◦ "آج میں نے ایک اچھا کام کیا"

◦ مینے کے آخر میں سب کو نیکیوں پر مبارکباد دی جائے۔



رٹا نہیں، فہم: امتحانی تیاری کا درست انداز

امتحانات ہماری تعلیمی زندگی کا اہم حصہ ہیں، مگر بد قسمتی سے ہم میں سے اکثر طلبہ امتحان کو صرف نمبرز حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اسی سوچ کے تحت رٹالگنا ایک عام روشن بکھلی ہے، حالانکہ یہ طریقہ نہ تودیر پا علم دیتا ہے اور نہ ہی عملی زندگی میں مدد گار ثابت ہوتا ہے۔

رٹا کیوں نقصان دہ ہے؟

رٹا وہ قسم طور پر یادداشت کو تو بھر دیتا ہے، مگر امتحان ختم ہوتے ہی معلومات ذہن سے نکل جاتی ہیں۔

- تخلیقی سوچ پیدا نہیں ہوتی

- سوال کو مختلف انداز میں سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے

- عملی مسائل حل کرنے میں مشکل پیش آتی ہے

رٹا کے نقصانات:

سمجھ کا فقدان: معلومات کو رٹے سے یاد کرنے پر توجہ ہوتی ہے، اس لیے طالب علم اصل مضمون کو سمجھتے نہیں ہیں۔ طالب علم

تفصیلی سوچ میں کمی: یہ سوچ نے، سوال کرنے اور معلومات کا تجزیہ کرنے کی صلاحیت کو ختم کرتا ہے۔

تخلیقی صلاحیتوں کا دبنا: تخلیقی خیالات اور نئے حل تلاش کرنے کی صلاحیت کمزور پڑ جاتی ہے۔

لبی مدت کی یادداشت کا کمزور ہونا: رٹالگانی ہوئی معلومات جلدی بھول جاتی ہیں، کیونکہ وہ دماغ میں گہرائی سے نہیں اتری ہوتی ہیں۔

مسائل حل کرنے کی ناکامی: حقیقی زندگی کے مسائل کو حل کرنے کے لیے معلومات کو استعمال کرنے کی صلاحیت نہیں بنتی۔

سیکھنے سے بے زاری: یہ عمل بورنگ ہو سکتا ہے، جس سے پڑھائی میں دلچسپی کم ہو جاتی ہے۔

علم کا سطحی ہونا: طالب علم صرف امتحانات پاس کرنے کے لیے پڑھتے ہیں، علم حاصل کرنے کے لیے نہیں۔

اعلیٰ نمبروں میں رکاوٹ: تشرییجی اور تجزیاتی سوالات میں رٹانا کام ہو جاتا ہے، جس سے نمبر کم آتے ہیں۔

استاد اور طالب علم کا فاصلہ: طالب علم سوال پوچھنے کے بجائے صرف یاد کرنے پر زور دیتا ہے۔

فہم پر بنی تعلیم کی اہمیت:

فہم پر بنی تعلیم (Conceptual Learning) سے مراد ایسی تعلیم ہے جس میں طالب علم صرف معلومات کو یاد نہیں کرتا بلکہ اس کے پیچھے چھپے تصورات، منطق اور کیوں اور کیسے کو سمجھتا ہے۔ موجودہ دور میں رٹہ بازی کے مقابلے میں فہم پر بنی تعلیم کی اہمیت کئی گناہ بڑھ گئی ہے۔ فہم کا مطلب ہے کسی تصور، اصول یا مسئلے کو سمجھ کر سیکھنا۔ جب طالب علم بات کی جڑ تک پہنچتا ہے تو:

- وہی تصور مختلف سوالات میں با آسانی استعمال کر سکتا ہے
- مشکل سوالات سے گہرا تا نہیں
- علم دیر تک ذہن میں محفوظ رہتا ہے

تعلیم کسی بھی قوم کی ترقی کی ضامن ہوتی ہے، لیکن تعلیم کا حقیقی مقصد صرف معلومات کا حصول نہیں بلکہ اس کا فہم اور ادراک ہے۔ روایتی تعلیمی نظام میں "رٹہ بازی" کو اہمیت دی جاتی ہے جہاں طلبہ صرف امتحانات پاس کرنے کے لیے معلومات یاد کرتے ہیں۔ اس کے بر عکس، فہم پر بنی تعلیم (Conceptual Learning) ایک ایسا طریقہ کار ہے جو طالب علم کو سکھاتا ہے کہ علم کا مأخذ کیا ہے اور اسے زندگی میں کیسے برتاتا ہے۔

رٹہ بازی بمقابلہ فہم:

رٹہ بازی میں طالب علم الفاظ کو ذہن نشین کر لیتا ہے لیکن ان کے معنی سے نابذر رہتا ہے۔ جیسے ہی امتحان ختم ہوتا ہے، وہ معلومات ذہن سے محو ہو جاتی ہیں۔ اس کے بر عکس، جب ایک طالب علم کسی نظریے کے پیچھے چھپی منطق کو سمجھ لیتا ہے، تو وہ معلومات اس کی شخصیت کا حصہ بن جاتی ہیں۔ فہم پر بنی تعلیم میں "کیا (What)" سے زیادہ "کیوں (Why)" اور "کیسے (How)" پر زور دیا جاتا ہے۔

فہم پر بنی تعلیم کے فوائد:

ذہنی صلاحیتوں میں اضافہ: یہ طریقہ تعلیم دماغ کو فعال بناتا ہے۔ جب بچہ سوال کرتا ہے کہ "آسمان نیلا کیوں ہے؟" یا "ریاضی کے اصول کیسے کام کرتے ہیں؟" تو اس کی سوچنے اور سمجھنے کی قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔

مسائل کا حل: عملی زندگی میں مسائل کتابی سوالات جیسے نہیں ہوتے۔ جس شخص نے تصورات (Concepts) کو سمجھا ہوتا ہے، وہ مشکل حالات میں اپنی عقل اور فہم کو استعمال کرتے ہوئے نئے حل تلاش کر لیتا ہے۔

اعلیٰ تعلیم میں آسانی: میڈیکل، انجینئرنگ، اور شیکنا لوجی جیسے شعبوں میں کامیابی کا دار و مدار صرف فہم پر ہے۔ جو طلبہ اسکول کی سطح پر تصورات واضح نہیں کرتے، انہیں اعلیٰ تعلیم کے دوران شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

خود انحصاری: فہم پر بنی تعلیم طالب علم کو اساتذہ یا خلاصہ جات کا محتاج نہیں رہتے دیتے۔ وہ خود سے مطالعہ کرنے اور نئی چیزیں سیکھنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

دیر پا معلومات

جب ہم کسی چیز کو بغیر سمجھے یاد کرتے ہیں، تو وہ صرف عارضی یادداشت (Short-term Memory) کا حصہ نہیں ہے۔ اس کے برعکس، جب کسی نظریے کو فہم کے ساتھ سیکھا جاتا ہے، تو وہ دماغ میں نقش ہو جاتا ہے اور انسان اسے عمر بھر نہیں بھولتا۔

تلقیدی سوچ کی نشوونما (Critical Thinking)

فہم پر بنی تعلیم طالب علموں میں سوال کرنے کی عادت پیدا کرتی ہے۔ وہ معلومات کو جوں کا توں قبول کرنے کے بجائے ان کا تجزیہ کرنا سیکھتے ہیں۔ یہ صلاحیت انہیں زندگی کے پچیدہ مسائل حل کرنے میں مدد دیتی ہے۔

عملی زندگی میں اطلاق (Practical Application)

رشہ مار کر امتحان پاس کرنے والا طالب علم اکثر عملی میدان میں ناکام ہو جاتا ہے کیونکہ اسے نہیں معلوم ہوتا کہ اس علم کو استعمال کیسے کرنا ہے۔ فہم پر بنی تعلیم حاصل کرنے والا شخص سیکھے گئے اصولوں کو حقیقی زندگی کے مختلف حالات میں لائگو کرنے کے قابل ہوتا ہے۔

تجھیقی صلاحیتوں میں اضافہ (Creativity)

جب ایک طالب علم کسی بنیاد (Concept) کو سمجھ لیتا ہے، تو وہ اسی بنیاد پر نئی چیزیں تخلیق کر سکتا ہے۔ فہم انسان کے تخیل کو وسعت دیتی ہے اور اسے لکیر کا فقیر بننے کے بجائے نئے راستے تلاش کرنے پر ابھارتی ہے۔

خود اعتمادی اور دلچسپی (Confidence and Interest)

اکثر طلبہ تعلیم سے اس لیے گھراتے ہیں کیونکہ انہیں سبق سمجھ نہیں آ رہا ہوتا۔ جب تعلیم فہم پر بنی ہو، تو پڑھائی بوجھ کے بجائے ایک دلچسپ مشغله بن جاتی ہے۔ اس سے طالب علم کا خود پر اعتماد بڑھتا ہے کہ وہ کسی بھی مشکل موضوع کو سمجھ سکتا ہے۔



اساتذہ اور والدین کا کردار:

فہم پر بنی تعلیم کے فروغ کے لیے اساتذہ کو چاہیے کہ وہ کلاس میں سوال پوچھنے کی حوصلہ افزائی کریں۔ سبق کو صرف کتاب سے پڑھانے کے بجائے عملی مثالوں اور تجربات سے واضح کریں۔ والدین کو بھی چاہیے کہ وہ بچوں سے صرف نمبروں کا تقاضا نہ کریں، بلکہ ان سے پوچھیں کہ آج انہوں نے کیا نیا سیکھا اور کیا سمجھا۔

امتحانی تیاری کا درست طریقہ:

تصور کو سمجھیں

کسی بھی موضوع کو یاد کرنے سے پہلے اس کے بنیادی خیال کو سمجھنا ضروری ہے۔

جب تصور واضح ہو تو سوال حل کرنا اور یاد رکھنا آسان ہو جاتا ہے۔

مثالوں سے سمجھیں

مثالیں مشکل موضوعات کو آسان بنادیتی ہیں۔

عملی مثالوں سے بات دیر تک ذہن میں رہتی ہے۔

اپنے الفاظ میں لکھیں

جو بات اپنے الفاظ میں لکھی جاسکے وہ اچھی طرح سمجھی جاتی ہے۔

یہ عادت امتحان میں بہتر انہمار میں مدد دیتی ہے۔

سوال کریں

"کیوں" اور "کیسے" جیسے سوالات سوچ کو گھرا کرتے ہیں۔

سوال کرنے سے ابہام دور ہوتا ہے اور سمجھ بہتر ہوتی ہے۔

بجٹ و گفتگو

دوستوں کے ساتھ گفتگو سے نئے خیالات سامنے آتے ہیں۔

دوسروں کو سمجھانا خود سیکھنے کا بہترین طریقہ ہے۔

وقت کی منصوبہ بندی

مطالعے کے لیے باقاعدہ شیڈول بنانا ضروری ہے۔

درست منصوبہ بندی ذہنی دباؤ کو کم کرتی ہے۔

دھرائی اور مشق

باقاعدہ دھرائی معلومات کوتازہ رکھتی ہے۔

سوالات حل کرنے سے کمزور پہلو واضح ہوتے ہیں۔

تعلیم کا مقصد صرف امتحان پاس کرنا نہیں بلکہ سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرنا ہے۔ رٹالگانے سے علم عارضی ہوتا ہے اور امتحان کے بعد بھلا دیا جاتا ہے۔

موجودہ دور تیزی سے بدلتی ہوئی ٹیکنالوجی اور مصنوعی ذہانت (AI) کا دور ہے۔ اس دور میں وہی شخص کامیاب ہو گا جس کے پاس صرف معلومات کا ذخیرہ نہیں بلکہ "فکری گھرائی" ہو گی۔ فہم پر مبنی تعلیم ہی وہ واحد راستہ ہے جو ہماری نسل نو کوریسٹری، تخلیق اور ترقی کی راہ پر گامزن کر سکتا ہے۔ ہمیں اپنے تعلیمی ڈھانچے کو رٹے سے نکال کر فہم کی طرف لانا ہو گاتا کہ ہم ایک باشور معاشرہ تشکیل دے سکیں۔

(اصلاح کردار کے ذرائع)

نماز، دعا اور قرآن

نماز - پاکیزگی نفس اور خداخونی کی علامت

نماز - خود احتسابی اور نظم حیات کا سرچشمہ

پاکیزگی نفس کا مطلب صرف ظاہری صفائی نہیں بلکہ دل کی صفائی، نیت کی درستگی اور کردار کی اصلاح ہے۔ نماز انسان کو صبر، شکر، عاجزی اور برداشت جیسی صفات سمجھاتی ہے۔ سجدہ بندے کو یہ یاد دلاتا ہے کہ وہ اللہ کے سامنے عاجز ہے، جبکہ قیام اسے ذمہ داری اور استقامت کا درس دیتا ہے۔ اس طرح نماز انسان کے اندر توازن پیدا کرتی ہے اور اسے غرور و تکبر سے بچاتی ہے۔

اسی طرح نماز خداخونی کی مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہے۔ جب انسان ہر نماز میں اللہ کی عظمت کو یاد کرتا ہے اور آخرت کی جواب دی کو سامنے رکھتا ہے تو اس کے دل میں ایک زندہ احساس پیدا ہو جاتا ہے کہ میرا ہر عمل اللہ دیکھ رہا ہے۔ یہی احساسِ نگرانی (تقوی) اسے جھوٹ، دھوکہ، خللم اور بد دیانتی سے بچاتا ہے۔ خداخونی دراصل وہ قوت ہے جو انسان کو تہائی میں بھی گناہ سے روک رکھتی ہے۔ اسی چیز کا نام خداخونی ہے۔ اور یہ زندگی میں کامیابی کی علامت اور ضمانت ہے۔

نماز مخصوص چند حرکات و سکنات کا مجموعہ نہیں، بلکہ یہ ایک مکمل تربیتی نظام ہے جو انسان کو دن میں پانچ مرتبہ اپنے رب کے سامنے کھڑا کر کے اسے اپنی حقیقت یاد دلاتا ہے۔ نماز انسان کو یہ شعور دیتی ہے کہ وہ ایک ذمہ دار ہستی ہے، جو اپنے ہر عمل کے لیے جواب دہ ہے۔ جب انسان بار بار اللہ کے حضور سر جھکاتا ہے تو اس کے اندر عاجزی، انکساری اور احساسِ جواب دی پیدا ہوتا ہے، جو کردار کی اصلاح کی بنیاد بنتا ہے۔

نماز - نظم و ضبط، پابندی اوقات سمجھانے کا ذریعہ

نماز انسان کو نظم و ضبط سمجھاتی ہے۔ مقررہ اوقات، طہارت کی پابندی، صفت بندی اور یکسوئی۔ یہ سب عناصر انسان کی عملی زندگی میں ترتیب اور توازن پیدا کرتے ہیں۔ جو شخص نماز کا پابند ہو، وہ لاشعوری طور پر وقت کی قدر، ذمہ داری کی اہمیت اور اجتماعی نظم کا احترام سیکھ لیتا ہے۔ یہی صفات کامیاب زندگی کی علامت ہیں۔

دعا۔ گناہوں کی بخشش اور بلندی درجات کا ذریعہ

دعا بندے اور اس کے رب کے درمیان ایک روحانی پل ہے، جس کے ذریعے انسان اپنی کمزوریوں کا اعتراف کرتے ہوئے اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہے۔ جب بندہ خلوصِ دل سے اپنے گناہوں پر نادم ہو کر دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اور اس کی خطاؤں کو معاف کر دیتا ہے۔ دعا انسان کے دل کو نرم کرتی ہے، اسے عاجزی سکھاتی ہے اور گناہوں سے دور رہنے کا حوصلہ دیتی ہے۔ یہی کیفیت بندے کو بار بار اللہ کی طرف رجوع کرنے پر آمادہ کرتی ہے، جو اصلاح نفس کا مضبوط ذریعہ بنتی ہے۔

اسی طرح دعا صرف گناہوں کی معافی ہی نہیں بلکہ درجات کی بلندی کا بھی سبب بنتی ہے۔ جب انسان اپنے رب سے ہدایت، استقامت اور نیکی کی توفیق مانگتا ہے تو اللہ اسے روحانی ترقی عطا فرماتا ہے۔ دعا انسان کو صبر، شکر اور توکل کی راہ پر گامزن کرتی ہے، جس سے اس کا مقام اللہ کے نزدیک بلند ہوتا ہے۔ یوں دعا بندے کی زندگی میں روشنی بن کر آتی ہے اور اسے دنیا و آخرت کی کامیابی کی طرف لے جاتی ہے۔

دعا۔ بدی کے مقابلے میں مومن کا ہتھیار

دعا بدی کے مقابلے میں مومن کا سب سے موثر ہتھیار ہے۔ جب انسان برائیوں، آزمائشوں اور مشکلات کا سامنا کرتا ہے تو دعا اسے اللہ کی پناہ میں لے آتی ہے۔ یہ دل کو مضبوط کرتی ہے، حوصلہ بڑھاتی ہے اور ایمان کو تازگی بخشتی ہے۔ مومن دعا کے ذریعے نہ صرف شیطانی وسوسوں سے بچاؤ مانگتا ہے بلکہ نیکی پر قائم رہنے کی قوت بھی حاصل کرتا ہے۔ دراصل دعا انسان کو یہ یقین دلاتی ہے کہ وہ آکیلا نہیں، اس کا رب ہر حال میں اس کے ساتھ ہے۔

دعا۔ اندر وہی کمزوریوں کا اعتراف روحانی طاقت کا حصول

دعا انسان کے دل کی زبان ہے۔ یہ وہ لمحہ ہوتا ہے جب انسان اپنی کمزوریوں، خطاؤں اور محتاجیوں کا کھلے دل سے اعتراف کرتا ہے۔ دعا انسان کو تکبر سے نکال کر عاجزی کی طرف لے جاتی ہے، اور عاجزی ہی کردار کی اصل روح ہے۔ جو شخص اللہ کے سامنے جھکنا سمجھ لیتا ہے، وہ بندوں کے سامنے سر کشی نہیں دکھاتا۔

دعا انسان کو امید دیتی ہے۔ مایوسی، غصہ، حسد اور انتقام جیسے منفی جذبات اکثر اس وقت جنم لیتے ہیں جب انسان خود کو تنہا اور بے سہارا محسوس کرتا ہے۔ دعا اس تہائی کو ختم کر دیتی ہے اور انسان کو یہ احساس دلاتی ہے کہ وہ آکیلا نہیں، اس کا رب اس کے ساتھ ہے۔ یہ احساس انسان کو صبر، برداشت اور حوصلہ عطا کرتا ہے، جو مضبوط کردار کی بنیادی علامتیں ہیں۔

دعا دراصل کردار سازی کا ایک خاموش مگر موثر عمل ہے۔ جو شخص مسلسل اپنے رب سے اچھے اخلاق، درست فیصلوں اور پاکیزہ نیت کی دعا کرتا ہے، اس کا دل آہستہ آہستہ انہی صفات کی طرف مائل ہونے لگتا ہے۔ یوں دعا انسان کے باطن میں تبدیلی کا آغاز کرتی ہے، جو بعد میں ظاہر میں بھی نمایاں ہو جاتی ہے۔

مومن کا سب سے مضبوط سہارا اور اللہ سے براہ راست رابطے کا ذریعہ ہے۔ یہ انسان کو عاجزی سکھاتی ہے اور دل کو سکون عطا کرتی ہے۔ دعا کے ذریعے بندہ اپنی ضرورتیں، پریشانیاں اور خواہشات اللہ کے سامنے رکھتا ہے، جس سے اس کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔ دعا انسان کو امید، صبر اور توکل کا درس دیتی ہے اور یہ احساس جگاتی ہے کہ ہر مشکل کا حل اللہ کے پاس ہے۔ دراصل دعا صرف مانگنے کا نام نہیں بلکہ اپنے رب پر مکمل بھروسہ اور اس کی رحمت سے وابستہ رہنے کا ظہار ہے۔

قرآن - ہر دور کی جدید کتاب رہنمائی

قرآنِ مجید ہر دور کی جدید اور کامل کتاب رہنمائی ہے، جو بدلتے زمانوں میں بھی اپنی افادیت اور تازگی برقرار رکھتی ہے۔ یہ انسان کو زندگی گزارنے کا درست طریقہ سمجھاتا ہے اور فکری، اخلاقی اور عملی میدانوں میں واضح سمت عطا کرتا ہے۔ قرآن کی تعلیمات ہر زمانے کے مسائل کا حل پیش کرتی ہیں اور انسان کو اعتماد، انصاف اور ذمہ داری کا شعور دیتی ہیں۔ جو قوم قرآن کو اپنارہنماباناتی ہے، وہ فکری پتختگی، اخلاقی بلندی اور حقیقی ترقی کی راہ پر کامزن ہو جاتی ہے۔

نماز، دعا، قرآن-روحانی ذرائع کیوں ضروری ہیں؟

نماز، دعا اور قرآن کی طرف واپسی محض مذہبی ضرورت نہیں بلکہ ایک عملی اور معاشرتی ضرورت بن چکی ہے۔ یہ روحانی ذرائع انسان کو اندر وہی سکون، اخلاقی استحکام اور مقصدِ حیات کا شعور عطا کرتے ہیں۔

تعلیمی ادارے ہوں یا گھر، اگر نماز کی پابندی، دعا کی عادت اور قرآن سے تعلق کو شعوری طور پر فروع دیا جائے تو نئی نسل میں کردار کی وہ مضبوطی پیدا ہو سکتی ہے جو کسی بھی نصاب یا قانون سے اکملے ممکن نہیں۔

کردار کی اصلاح ایک مسلسل سفر ہے، اور اس سفر میں نماز، دعا اور قرآن وہ رہنمای چراغ ہیں جو انسان کو اندر ہیروں میں راستہ دکھاتے ہیں۔ یہ روحانی ذرائع انسان کو اس کے رب سے جوڑ کر اس کے باطن کو روشن کرتے ہیں۔ اگر ہم واقعی ایک بہتر فرد، ایک صالح معاشرہ اور ایک باوقار امت چاہتے ہیں تو ہمیں ان روحانی ذرائع کو محض رسم نہیں بلکہ زندگی کا حصہ بنانا ہوگا۔ یہی وہ راستہ ہے جو انسان کو اخلاقی بلندی اور حقیقی کامیابی کی طرف لے جاتا ہے۔

قرآن— فکری انقلاب اور اخلاقی رہنمائی کی کتاب

قرآن مجید کردار سازی کا سب سے جامع اور مستند ذریعہ ہے۔ یہ م Hispan احکام کا مجموعہ نہیں، بلکہ یہ انسان کے فکر و نظر کو بدلتے والی کتاب ہے۔ قرآن انسان کو کائنات، زندگی اور خود اپنی ذات کو سمجھنے کا درست زاویہ عطا کرتا ہے۔ جب سوچ درست ہو جاتی ہے تو عمل خود بخود درست ہونے لگتا ہے۔

قرآن نے صدق، امانت، عدل، صبر، شکر، غفو اور احسان جیسے اعلیٰ اخلاقی اوصاف کو نہ صرف بیان کیا بلکہ انبیاء اور صالحین کے عملی نمونے بھی پیش کیے۔ یہ نمونے محض تاریخی واقعات نہیں، بلکہ زندہ کردار ہیں جن سے ہر دور کا انسان رہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔

قرآن انسان کو یہ سمجھاتا ہے کہ کامیابی کا اصل معیار دولت، طاقت یا شہرت نہیں بلکہ اخلاقی بلندی ہے۔

قرآن کی تلاوت دل کو نرم کرتی ہے، اس کا فہم عقل کو جلا بخشتا ہے اور اس پر عمل کردار کو نکھارتا ہے۔ جو قویں قرآن کو محض تلاوت تک محدود کر دیتی ہیں، وہ اس کی اصل تاثیر سے محروم رہتی ہیں، اور جو اسے سمجھ کر زندگی میں نافذ کرتی ہیں، وہ کردار اور قیادت دونوں میں نہماں ہو جاتی ہیں۔

قرآن - رہنماء حیات کتاب، ذریعہ رشد و ہدایت

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی وہ عظیم کتاب ہے جو پوری انسانیت کے لیے رہنمائی حیات اور رشد و ہدایت کا مکمل سرچشمہ ہے۔ یہ صرف عبادات ہی نہیں بلکہ زندگی کے ہر پہلو—عقیدہ، اخلاق، معاشرت اور کردار—میں واضح رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ قرآن انسان کو اندر سیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے۔



آہی پنجی اک دریچے سے شعاعِ آفتاب

صلح میانوالی، پنجاب کا وہ ماں یہ ناز خطيہ ہے جو اپنی قدیم تاریخ، مضبوط سماجی روایات اور باہمت و غیور لوگوں کے حوالے سے ایک منفرد پہچان رکھتا ہے۔ دریائے سندھ کے سنگلاх کناروں پر آباد یہ سر زمین جہاں اپنے فطری حسن اور دلکش مناظر میں بے مثال ہے، وہیں ایک عظیم تہذیبی و علمی میراث کی امین بھی ہے۔ اگرچہ یہاں کے لوگوں میں علم و سنت کی تڑپ ہمیشہ سے موجود رہی، لیکن ایک طویل عرصے تک معیاری اور ہمہ جہت تعلیمی اداروں کی کمی باصلاحیت طلبہ کی راہ میں حائل رہی۔ اسی ضرورت کے پیش نظر، عالم خیل کے مقام پر ایک ایسے ادارے کی بنیاد رکھی گئی جو جدید علوم اور اعلیٰ اخلاقی تربیت کا حسین امتزاج بن کر ابھرا ہے، تاکہ نسل نو کی کردار سازی عصری تقاضوں کے عین مطابق کی جاسکے۔

وقت کی پکار پرلبیک کہتے ہوئے، غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے عالم خیل میں غزالی سکول کی شمع روشن کی۔ مارچ 2010ء میں جب اس ادارے نے اپنے تعلیمی سفر کا آغاز کیا، تو اس کا مقصد محض رہہ بازی نہیں بلکہ غزالی تعلیمی فلسفے کو حقیقت کا روپ دینا تھا۔ اس مشن کو حقیقت بنانے میں ڈسٹرکٹ مینجر میانوالی / بھکر جناب محمد اسلام خان (موجودہ ڈائریکٹر غزالی سکولز، شمالی پنجاب) کی فکری قیادت اور روشن نے بنیادی کردار ادا کیا۔ اس سکول کا سنگ بنیاد جناب سید محمد وقار عجمی ابادی کے قلب میں واقع دو کنال گیارہ مرلے پر مشتمل یہ ادارہ آج اپنی بہترین لوکیشن اور تعلیمی معیار کی بدولت علاقے کے والدین اور طلبہ کے لیے ایک معتبر نام بن چکا ہے۔

چونکہ یہ ادارہ ابتداء ہی سے ایک منظم تعلیمی ماؤں کے تحت قائم کیا گیا، اس لیے تدریسی عملے کے انتخاب میں میرٹ کو بنیادی اصول بنایا گیا۔ تربیت یافتہ، باصلاحیت اور ذمہ دار اساتذہ کی تعیناتی نے سکول کی تعلیمی سمت کا تعین کیا۔ یہی وجہ ہے کہ قلیل عرصے میں ادارہ ایک مضبوط تعلیمی شناخت قائم کرنے میں کامیاب ہوا۔ شروع میں داخلہ جات محدود تھے، مگر جیسے جیسے تدریسی معیار، نظم و ضبط اور نتائج نمایاں ہوتے گئے، والدین اور کمیونٹی کا اعتماد بڑھتا چلا گیا، اور سکول ترقی کی راہ پر گامز ن ہو گیا۔ غزالی سکول عالم خیل کی اصل قوت اس کے طلبہ اور مخلص و محنتی اسٹاف ہے۔ اساتذہ کی لگن، ثبت طرز فکر اور مسلسل جدوجہد نے ادارے کو علاقے میں ایک ممتاز مقام دلایا۔ اس وقت ادارہ میں طلبہ کی تعداد 233 ہے جبکہ 11 معلمات خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ بورڈ امتحانات ہوں یا انٹر سکول مقابله، طلبہ نے اعلیٰ نمبروں اور نمایاں پوزیشنز کے ذریعے ادارے کا نام روشن کیا، جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ یہاں تعلیم محسن نصاب تک محدود نہیں بلکہ ایک منظم فکری و تربیتی عمل ہے۔

ادارے میں نظم و ضبط، اساتذہ کی پیشہ و رانہ تربیت، اور جدید تدریسی طریقوں کو خصوصی اہمیت دی جاتی ہے۔ Activity Based Learning، ہم نصابی و غیر نصابی سرگرمیوں، اور مختلف تربیتی پروگرامز کے ذریعے طلبہ کی تخلیقی اور فکری صلاحیتوں کو نکھارا جاتا ہے۔ ادبی مقابلہ جات میں سکول کے طلبہ نے مرکز کی سطح تک نمایاں کامیابیاں حاصل کیں، جو ادارے کی جامع تربیت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ غزاںی سکول عالم خیل دینی، اخلاقی اور سائنسی تربیت کے امترانج کی ایک خوبصورت مثال ہے۔ ایک طرف اسلامی اقدار اور اخلاقی تربیت کو روزمرہ تعلیمی عمل کا حصہ بنایا گیا ہے، تو دوسری جانب سائنسی شعور اجاگر کرنے کے لیے عملی اقدامات کیے گئے ہیں۔ ضلع بھر کا سائنسی میلہ سکول میں منعقد ہونا، اور طلبہ کی جانب سے شاندار سائنسی ماڈلز کی تیاری اور پوزیشنز حاصل کرنا، ادارے کے سائنسی وژن کو نمایاں کرتا ہے۔



سامجی ذمہ داری کے میدان میں بھی یہ ادارہ ایک روشن کردار ادا کر رہا ہے۔ اس وقت سکول میں 16 یتیم طلباء اور RIEP کے تحت کفالت یافہ 22 سپیشل بچے زیر تعلیم ہیں، جن کی مکمل کفالت غزاںی ایجو کیش فاؤنڈیشن کر رہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ سکول ہر سال بہود فنڈ میں نمایاں حصہ ڈال کر سماجی خدمت کی روایت کو زندہ رکھے ہوئے ہے۔

ڈیجیٹل تعلیم کے میدان میں بھی غزاںی سکول عالم خیل نے اپنی صلاحیتوں کا لواہا منوایا ہے۔ Do & Learn App میں سکول کی معلمہ انعم طاہرہ طبیبہ کا پہلا انعام حاصل کرنا، اور تدریسی مقابلہ جات میں معلمات کی کامیابیاں، ادارے کے جدید اور ڈیجیٹل تعلیمی رہنمائی کی عکاس ہیں۔



غزاںی سکول عالم خیل نے نہایت کم عرصے میں تعلیمی معیار، اخلاقی تربیت، سائنسی شعور اور ہم نصابی سرگرمیوں کے میدان میں قابلِ رشک ترقی کی ہے۔ کمیونٹی کا اعتماد، اساتذہ کی محنت اور طلبہ کی کامیابیاں اس بات کی گواہ ہیں کہ یہ ادارہ مستقبل میں بھی علم، کردار اور خدمت کے اس مشن کو پوری استقامت کے ساتھ آگے بڑھاتا رہے گا۔

میرا نام ملک حق نواز جوئیہ ہے۔ میں نے اپنے کیریئر کا آغاز اپنے شہر کے ایک نامور تعلیمی ادارے گورنمنٹ جامع ہائی سکول سے کیا۔ مجھے تدریسی شعبے میں خدمات انجام دیتے ہوئے تقریباً 37 سال کا قیمتی تجربہ حاصل ہے۔ میری تعیناتی ملکہ تعلیم کے زیر انتظام سکول میں رہی، جہاں میں نہ صرف تدریس بلکہ نظام تعلیم کو بہتر بنانے کے لیے بھرپور محنت کی۔

بعد ازاں مجھے میاں والی کے علاقے عالم خیل میں غزالی سکول میں فرائض سرانجام دینے کا موقع ملا، جہاں میری ادیلين کوشش یہی رہی کہ طلبہ کو جدید تعلیمی ماحول فراہم کیا جائے۔

فروری 2011ء میں باقاعدہ طور پر خدمات کا آغاز ہوا۔ غزالی سکول عالم خیل کی بنیاد ایک مضبوط تعلیمی فلسفے پر کھلی گئی، تاکہ بچوں کو معیاری تعلیم کے ساتھ اچھی تربیت بھی فراہم کی جاسکے۔



ملک حق نواز جوئیہ، ایڈ منسٹر یٹر



شہلا سعید، پرنسپل

میں نے مارچ 2010 میں اس ادارے کو جوائن کیا اور تقریباً چار سال تک بطور ٹھپر اپنی خدمات پیش کیں۔ اس دوران میں نے پوری ذمہ داری، دلجمی اور اخلاق کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیے۔ ادارے کے نظم و ضبط، قواعد و ضوابط اور اصولوں کو ہمیشہ ترجیح دی اور اپنی پوری کوشش کی کہ بچوں کی بہترین تربیت ہو اور وہ تعلیمی میدان میں آگے بڑھیں۔ میں نے ہمیشہ طلبہ کے مسائل کو توجہ اور دلی دلچسپی کے ساتھ حل کرنے کی کوشش کی اور والدین سے مسلسل رابطے کے ذریعے بچوں کی بہتری کے لیے کام کیا۔ میری کوشش رہی کہ بچوں کونہ صرف پڑھایا جائے بلکہ ان کی شخصیت، خود اعتمادی اور اخلاقی تربیت میں بھی بہتری آئے۔

اس دوران اساتذہ کے تعاون، انتظامیہ کے اعتماد اور ادارے کے ثبت ماحول نے میری حوصلہ افزائی کی۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس ادارے کو ہمیشہ ترقی دے، اسے بہترین کامیابیاں عطا کرے اور اسے مزید آگے بڑھنے کے موقع فراہم فرمائے۔ یہ ادارہ میری اچھی یادوں کا حصہ رہے گا اور یہاں گزارا گیا وقت میرے لیے ہمیشہ اہم اور قابل قدر رہے گا۔

رول انکلیو سیو ایجو کیشن پروگرام (RIEP)

غزاں ایجو کیشن فاؤنڈیشن پاکستان کے تعلیمی منظرنامے میں ایک باوقار، متحرک اور مقصدیت سے بھرپور ادارے کے طور معياری تعلیم، کردار سازی اور سماجی ذمہ داری کو یکجا کر کے قوم کی فکری و اخلاقی تعمیر میں مصروف عمل ہے۔ ادارے کی مسلسل ترقی اور موثر کارکردگی میں ہیڈ آفس کے مختلف شعبے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اسی وزن کا ایک در خشان پہلو روول انکلیو سیو ایجو کیشن پروگرام ہے، جو خصوصی بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے وقف ایک جامع اور انسان دوست شعبہ ہے، جہاں دور دراز علاقوں میں بنے والے خصوصی بچوں کو مساوی تعلیمی موقع، باوقار ماحول اور انفرادی ضروریات کے مطابق تعلیمی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔ یہ پروگرام غزاں ایجو کیشن فاؤنڈیشن کے اس پختہ عزم کی عملی تصویر ہے کہ تعلیم ہر بچے کا حق ہے، خواہ وہ کسی بھی جسمانی یا ذہنی صلاحیت کا حامل ہو۔

غزاں ایجو کیشن فاؤنڈیشن 2009 سے ملک کے دیہی علاقوں میں خصوصی بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے ایک مضبوط، مربوط اور موثر نظام قائم کیے ہوئے ہے۔ خبیر پختونخوا اور پنجاب کے 10 اضلاع میں روول انکلیو سیو ایجو کیشن پروگرام (RIEP) کے تحت تقریباً 1600 خصوصی بچے نہ صرف تعلیم حاصل کر رہے ہیں بلکہ بحالی کے مختلف مراحل سے بھی گزر رہے ہیں۔ یہ پروگرام ان بچوں کے لیے امید کا وہ چراغ ہے جو وہ سائل کی کمی، سماجی رویوں یا آگاہی نہ ہونے کے باعث تعلیم سے محروم رہ جاتے ہیں۔

غزاں ایجو کیشن فاؤنڈیشن نے اپنے سکولوں میں خصوصی بچوں کے لیے جدید سہولیات سے آرائستہ ریسورس رومز قائم کیے ہیں، جہاں ہر بچے کی ضرورت کے مطابق لرنگ میپریل، معاون آلات اور ٹینکنالوجی فراہم کی جاتی ہے۔ خصوصی اساتذہ کو جدید خطوط پر تربیت دی جاتی ہے تاکہ وہ ہر بچے کی انفرادی نوعیت کے مطابق تعلیم، سپورٹ اور رہنمائی دے سکیں۔ ساتھ ہی وقار فوتھیڈیکل اینڈ سکریننگ کیمپس کا انعقاد کیا جاتا ہے جہاں ماہرین بچوں کا معاونہ کرتے ہیں اور والدین کی عملی رہنمائی یعنی بنائی جاتی ہے۔ اب تک 30 غزاں ای سکولوں میں ریسورس رومز قائم کیے جاچکے ہیں، اور مزید ایک سال میں سندھ اور پنجاب کے 5 سکولوں میں ریسورس رومز قائم کرنے کی ششیں جاری ہیں۔



پاکستان کے دیہی علاقوں میں ہر دسوال بچے کسی نہ کسی معذوری کا شکار ہے۔ ایسے ماحول میں جہاں مالی دشواریاں، سماجی رویے اور آگاہی کی کمی والدین کو پریشان رکھتی ہے، غزاں ایجو کیشن فاؤنڈیشن نے آگے بڑھ کر گھر گھر اعتماد بحال کیا ہے۔ والدین کو یقین دلایا گیا کہ ان کے بچے کسی کی کے باعث پیچھے نہیں رہیں گے۔ اساتذہ کی خصوصی تربیت، ماہر نفیسیات کے سیشنز اور والدین کے لیے رہنمائی نے اس پروگرام کو طاقتور بنیاد فراہم کی ہے۔

رورل انکلیو سیوا بیجو کیشن پرو گرام کی اصل کامیابی اُس وقت دیکھی جاتی ہے جب ایک خصوصی بچہ عام بچوں کے درمیان بغیر بھجک کے بیٹھے، سیکھئے، کھیلیں... جب ماہیوسی کی جگہ خود اعتمادی اور احساسِ مُتری کی جگہ خوشی اور حوصلہ لے لے۔ الحمد للہ، اساتذہ کی محنت اور والدین کے تعاون سے بے شمار خصوصی بچے اب نارمل کلاسز میں منتقل ہو چکے ہیں اور اپنے ہم عمر طلبہ کے ساتھ پوری وقار کے ساتھ تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔

اس پرو گرام میں بچوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی تمام نیادی ضروریات کا بھی خصوصی خیال رکھا جاتا ہے تاکہ کوئی بچہ صرف وسائل کی کمی کے باعث پیچھے نہ رہ جائے۔ اس مقصد کے لیے:

معیاری سکول بیگ، کتابیں، کاپیاں، اسٹیشنسی، یونیفارم اور شوز فراہم کیے جاتے ہیں۔

دور دراز علاقوں کے بچوں کو ٹرانسپورٹ کی سہولت دی جاتی ہے تاکہ فاصلہ تعلیم کی راہ میں رکاوٹ نہ بنے۔

بچوں کی ذہنی صحت کے لیے ماہر نفیسیات کے سیشنز کرائے جاتے ہیں۔

بہتر جسمانی نشوونما کے لیے میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

خصوصی بچوں کو معاون آلات اور میکنالوجی فراہم کی جاتی ہے۔

ہم نصابی سرگرمیوں کے ذریعے اعتماد، اظہارِ خیال اور عملی مہار تیں بڑھائی جاتی ہیں۔

والدین کے لیے کونسلگ سیشنز منعقد کیے جاتے ہیں تاکہ گھر کا ماحول بھی بچے کو سہارا دے سکے۔

بڑی عمر کے طلبہ کو ووکیشنل ٹریننگ دی جاتی ہے تاکہ وہ مستقبل میں معاشری طور پر خود مختار ہو سکیں۔

علمی دنوں پر آگاہی پرو گرام منعقد کیے جاتے ہیں جو بچوں میں سماجی شعور کو بڑھاتے ہیں۔

یہ تمام سہولیات مل کرنہ صرف ایک بچے کی زندگی بدلتی ہیں بلکہ پورے خاندان اور کمیونٹی میں ثابت تبدیلی کا ذریعہ بنتی ہیں۔ رورل انکلیو سیوا بیجو کیشن پرو گرام ان کمزور طبقات کے لیے امید، سہارا اور روشن مستقبل کی ضمانت ہے جو برسوں سے نظر انداز رہے تھے۔

علی حسن۔ سپیشل بچے کی کہانی

علی حسن جب چھ سال کی عمر میں سکول آیا تو نہ بول سکتا تھا اور نہ چل سکتا تھا۔ اس کی دیکھ بھال والدین کے لیے بھی ایک بڑا چیلنج تھی۔ غزالی سکول کے اساتذہ نے والدین کے ساتھ حل کر علاج، فزیو تھریپی اور مسلسل رہنمائی کا سلسلہ جاری رکھا، جس کے نتیجے میں علی آہستہ آہستہ چلنے کے قابل ہو گیا۔ یہ لمحہ اس کے والدین اور اساتذہ کے لیے خوشی اور شکر کا سبب بنا۔ ابتداء میں علی کارویہ کچھ جارحانہ تھا، مگر اساتذہ کی محبت، صبر اور تربیت نے اس کی شخصیت بدل دی۔ آج وہ ایک بالاخلاق، ذمہ دار اور سب کا محبوب طالب علم ہے جونہ صرف نظم و ضبط کا خیال رکھتا ہے بلکہ دوسروں کی مدد بھی کرتا ہے۔



اس وقت علی حسن غزالی سکول دھریہ میں پانچویں جماعت کا طالب علم ہے اور سکول کے بعد اپنے والد کے کام میں ہاتھ بٹاتا ہے۔ اس کی کہانی اس بات کی خوبصورت مثال ہے کہ حقیقی تعلیم پیار، صبر اور حوصلہ افزائی سے پروان چڑھتی ہے۔

نمبر شار	سکول	صلح	طلبه
14	کامروہ	ائٹک	62
15	برہان	ائٹک	61
16	پیپل اس	میانوالی	80
17	محمود والہ	بھکر	53
18	عالم خیل	میانوالی	64
19	دھرمیہ	سرگودھا	73
20	بھگوال	چکوال	52
21	کوتیریہ	چکوال	60
22	بینیں	چکوال	60
23	عثمان کوریہ	مظفر گڑہ	58
24	مہر پور	مظفر گڑہ	59
25	کشتہ	مانسہرہ	80
26	بیاس	مانسہرہ	57

نمبر شار	سکول	صلح	طلبه
1	ہر دیو	شیخوپورہ	61
2	ملیاں کلاں	شیخوپورہ	62
3	ہسپیر	لاہور	54
4	کلمہاں	لاہور	58
5	شیر و کے	شیخوپورہ	51
6	مرید کے	شیخوپورہ	57
7	چک 78 جودی	فیصل آباد	63
8	93 ڈیبل	فیصل آباد	60
9	چک 30	فیصل آباد	65
10	چیلہ	جہنگ	65
11	رجانہ	جہنگ	52
12	چند بھروانہ	جہنگ	60
13	بالا کوٹ	مانسہرہ	55

کل سکول 26 - کل بچے 1582





رورل انکلیو سیو ایجو کیشن پرو گرام میرے دل کے نہایت قریب ہے، کیونکہ یہ صرف ایک تعلیمی منصوبہ نہیں بلکہ ہزاروں خاندانوں کے لیے امید، اعتماد اور عزت نفس کی نئی صبح ہے۔ بطور سربراہ شعبہ، یہ میرے لیے فخر کی بات ہے کہ غزاںی ایجو کیشن فاؤنڈیشن ملک کے دور دراز علاقوں میں خصوصی بچوں کی تعلیم اور بھالی کا ایک ایسا مربوط نظام قائم کر رہی ہے جو حقیقی معنوں میں تبدیلی کی بنیاد بن چکا ہے۔ ہمارا وہن ہمیشہ سے واضح ہے: ہر بچہ تعلیم کا حق رکھتا ہے، چاہے اس کا پس منظر، صلاحیت یا چلنچ کوئی بھی ہو۔ اسی مقصد کے تحت ہم نے اپنے سکولوں میں جدید ریسورس رومز، تربیت یافتہ اساتذہ، معیاری لرنگ میٹریل، میڈیکل و سکریننگ کیمپس اور نفیاٹی سیسائز کو نظام کا لازمی حصہ بنایا ہے۔

عدیل حسن تارڑ (مینجر روول انکلیو سیو ایجو کیشن پرو گرام)

الحمد للہ آج مختلف اضلاع میں 1600 کے قریب خصوصی بچے اس پرو گرام سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور ان کی زندگیوں میں واضح بہتری نظر آ رہی ہے۔ ہماری ٹیم کی انٹھک محنت، اساتذہ کی خلوصِ دل سے کی گئی تربیت، اور والدین کے غیر معمولی تعاون نے اس پرو گرام کو وہ مضبوطی دی ہے جو کسی بھی بڑے سماجی کام کی بنیاد ہوتی ہے۔ سب سے بڑھ کر خوشی اس وقت ہوتی ہے جب کوئی خصوصی بچہ عام کلاس میں منتقل ہو کر اعتماد سے پڑھتا، کھیلتا اور آگے بڑھتا ہے۔ یہی ہماری اصل کامیابی ہے۔ روول انکلیو سیو ایجو کیشن پرو گرام دراصل اس سوچ کا نام ہے کہ ”کوئی بچہ پچھے نہ رہ جائے... نہ تعلیمی وسائل کے بغیر، نہ کسی لیبل کے باعث، نہ سماجی روپوں کی وجہ سے۔“ اللہ تعالیٰ اس کام میں مزید وسعت اور ہمت سے ہمکنار کرے۔



رمضان المبارک کے آداب

رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتوں، برکتوں اور مغفرت کا مہینہ ہے۔ یہ وہ مبارک زمانہ ہے جس میں قرآنِ کریم نازل ہوا اور جس میں نیکیوں کا اجر کئی گناہ پڑھادیا جاتا ہے۔ رمضان محسن روزہ رکھنے کا نام نہیں بلکہ یہ پورے انسان—اس کے عقیدے، اخلاق، معمولات اور طرزِ زندگی — کی اصلاح اور تربیت کا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا، جو لوگوں کے لیے بدایت ہے“ (البقرہ: 185)۔ رسولِ کرم ﷺ رمضان میں عبادت، اخلاق اور خیر کے تمام پہلوؤں میں غیر معمولی اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ لہذا اس با برکت مہینے کو اس کے آداب کے ساتھ گزارنا ہر مسلمان کے لیے باعثِ سعادت ہے۔

رمضان المبارک کے آداب

رمضان میں نماز اور تراویح کا خاص اہتمام کیا جائے۔

حدیث: ”جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں قیام کیا، اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے گئے“ (بخاری)

رمضان میں قرآن کی تلاوت، ساعت اور فہم کا اہتمام کیا جائے۔

حدیث: ”تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے“ (بخاری)

روزے کے ساتھ زبان، آنکھ اور دل کی حفاظت کی جائے۔

حدیث: ”جو جھوٹ اور برے عمل نہ چھوڑے، اللہ کو اس کے بھوکا پیاسا ہنئے کی حاجت نہیں“ (بخاری)

رمضان میں دوسروں کی مدد اور سخاوت بڑھا دی جائے۔

حدیث: ”رسول اللہ ﷺ رمضان میں سب سے زیادہ سخنی ہوتے تھے“ (بخاری)

- رمضان کا آغاز اللہ کی رضا اور تقویٰ کے حصول کی نیت سے کیا جائے۔

حدیث: ”اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے“ (بخاری: 1)

- رمضان کے روزے پورے اہتمام کے ساتھ رکھے جائیں۔

حدیث: ”جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے، اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے گئے“ (بخاری)

- سحری کرنا سنت اور باعثِ برکت ہے۔

حدیث: ”سحری کیا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے“ (بخاری)

- افطار سادہ، وقت پر اور شکر کے ساتھ کیا جائے۔

حدیث: ”لوگ بھلائی پر رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے“ (بخاری)

سرگرمیاں

روزانہ کی تلاوت مکمل ہونے پر چارٹ میں نشان لگایا جائے۔

پچھے سحری اور افطار کے درست آداب کا عملی منظر پیش کریں۔

رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم تربیتی مہینہ ہے جو انسان کو صبر، شکر، تقویٰ اور حسن اخلاق کی عملی تعلیم دیتا ہے۔ اگر اس مہینے کو اس کے آداب کے ساتھ گزارا جائے تو یہ انسان کی پوری زندگی پر ثابت اثرات مرتب کرتا ہے۔ آئیے ہم رمضان کو صرف رسم نہیں بلکہ اصلاحِ نفس کا ذریعہ بنائیں، تاکہ یہ مہینہ ہمارے لیے مغفرت، قربِ الہی اور دامَّگی کا میاپی کا سبب بن جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک کے آداب کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمين۔



صدائے بلال

حسنِ اذان مقابلہ

(برائے طلبہ)



غزالی ایجو کیشن فاؤنڈیشن کی جانب سے رمضان المبارک کی برکتوں کو سمیئنے اور طلبہ میں ذوقِ اذان کو فروع دینے کے لیے ایک منفرد مقابلہ کے انعقاد کیا جا رہا ہے۔ مقابلے میں شرکت کا طریقہ کار: مقابلے میں حصہ لینے کے خواہشمند طلبہ اپنی خوبصورت آواز میں اذان کی ویدیو یا کارڈ کر کے 151-0052151 پر 20 رمضان تک والٹ ایپ کریں۔

انعامات:

25 اعزازی انعامات:

3000 روپے فی انعام

سینئر پوزیشن:

6000 روپے

فرست پوزیشن:

8000 روپے

فرست پوزیشن:

10,000 روپے

ریسرچ اینڈ ڈیلپیٹ ڈیپارٹمنٹ

غزالی ایجو کیشن فاؤنڈیشن



DIGITAL LEARNING EXCELLENCE AWARDS

Between Schools, Teachers & Students



Ghazali Education Foundation has implemented the “My School Link – DO N LEARN” app across its schools. The following teachers, students and schools demonstrated outstanding performance in its effective use.

Best Performing School

The school demonstrated excellent digital adoption through effective use of the App.



Irfana Waseem
Gaoshala, Mianwali
85/100 | Rs. 10,000

Best Focal Person



Ali Raza
Karor, Layyah
89/100 | Rs. 5000

For his effective coordination and support, he is declared the Best Focal Person.

Top Performance Awards (Teachers)



Anam Tahira Tyebba
Alamkhel, Mianwali
84/100 | Rs. 10,000



Shagufta Akram
Kamra, Attock
80/100 | Rs. 8000



Saba Yasir
kundian, Mianwali
65/100 | Rs. 6000

Honorary Awards (Teachers)

Aqsa Maryam
Bhagwal, Chakwal
60/100 | Rs. 5000

Areej Munawar
Gaoshala, Mianwali
56/100 | Rs. 5000

Yasmin Aslam
Karor, Layyah
52/100 | Rs. 5000

Nida Bibi
Burhan, Attock
36/100 | Rs. 2500

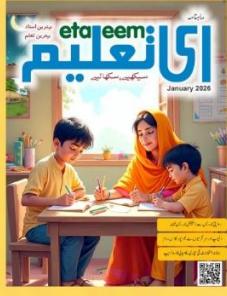
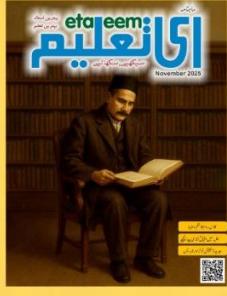
Sehrish Rafique
Dhareema, SGD
25/100 | Rs. 2500

Saif Ali
Adda pul 93, FSD
18/100 | Rs. 1000

Best Digital Learners (Students)

Syed Meesam Raza (Kamra), Usman Azmat (Bhagwal), Muhammad Ali Khan (Alamkhel), Muhammad Awais (Karor), Fatima Waseem (Burhan), Uswa Waseem (Gaoushala), Swera Mariyam (Kundian), Umair Maqsood (Adda pul 93) Muhammad Sheraz (Dhareema)
Rs. 1000 each

Research & Development Department



**GHAZALI
EDUCATION
FOUNDATION**

Research & Development Department

رمضان کیلندر 1447-2026

etaeem
ای اعلیٰ

رمضان	ایام	تاریخ	سحر	افطار
16	جمعرات	5	5:05	6:03
17	جمعہ	6	5:04	6:04
18	ہفتہ	7	5:02	6:05
19	التوار	8	5:01	6:06
20	پیار	9	5:00	6:06
21	منگل	10	4:59	6:07
22	بدھ	11	4:57	6:08
23	جمعرات	12	4:56	6:08
24	جمعہ	13	4:55	6:09
25	ہفتہ	14	4:54	6:10
26	التوار	15	4:52	6:10
27	پیار	16	4:51	6:11
28	منگل	17	4:50	6:12
29	بدھ	18	4:49	6:13
30	جمعرات	19	4:47	6:13

رمضان	ایام	تاریخ	سحر	افطار
1	بدھ	18	5:20	5:52
2	جمعرات	19	5:19	5:53
3	جمعہ	20	5:18	5:53
4	ہفتہ	21	5:18	5:54
5	التوار	22	5:17	5:55
6	پیار	23	5:16	5:56
7	منگل	24	5:15	5:57
8	بدھ	25	5:14	5:57
9	جمعرات	26	5:12	5:58
10	جمعہ	27	5:11	5:59
11	ہفتہ	28	5:10	6:00
12	التوار	1	5:09	6:00
13	پیار	2	5:08	6:01
14	منگل	3	5:07	6:02
15	بدھ	4	5:06	6:03

لاہور سے دیگر شہروں کا فرق (دینے گئے وقت میں منٹوں کا اضافہ کیجیے)

کشمیر - 19

سرگودھا-06

میانوالی-11

بھکر - 13

فیصل آباد-05

ملتان-12

کوئٹہ-29

پشاور-10

اسلام آباد-04

کراچی-30

تعجب و تربیتی وڈیوؤز اور پوسٹس کے لیے etaeem پر جو بیل سبکر ایب اور etaeem فیس بک پیچے Like کریں۔



etaeem
ای اعلیٰ



**ISLAMIC
SOCIETY OF CHILDREN
HOBBIES**

2 Days Shining Stars Leadership Camp

Ghazali Premier College Lahore



غزالی پریمیر کالج لاہور میں غزالی ایجو کیشن فاؤنڈیشن اور بچوں کے ادارے اسلامک سوسائٹی فار چلڈرن ہائیز کے اشتراک سے دو روزہ لیڈر شپ کیمپ کا انعقاد کیا گیا، جس میں جی پی سی کالج کے طلبہ نے بھرپور شرکت کی۔ اس کیمپ کا بنیادی مقصد نوجوان نسل میں قائدانہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنا، خود اعتمادی پیدا کرنا اور انہیں عملی زندگی کے تقاضوں سے روشناس کروانا تھا۔ کیمپ میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی علمی، ادبی اور فکری شخصیات نے طلبہ سے خطاب کیا اور اپنی زندگی کے تجربات کی روشنی میں قیادت، کردار سازی، مقصدِ حیات اور سماجی ذمہ داری جیسے اہم موضوعات پر رہنمائی فراہم کی۔

موضوعات (Topics)

- فجر کلب (Fajir Club)
- قصہ آدم (Qisa E Adam)
- مثالی داعی (Ideal preacher)
- خواہشات سے سمت تک (Desire to Direction)
- خوب صورت خواہشات، مضبوط کردار (Smart Desires, Strong Character)
- بزم کہانی (Story Telling)
- جوانوں کو پیروں کا استاد کر (for older ones, New leaders)



انٹر ایکٹو سسیشنز، ٹیم ورک، موثر ابلاغ، فیصلہ سازی اور مسئلہ حل کرنے جیسی بنیادی لیڈر شپ مهارتیں، اپنی آراء پیش کرنا اور گروپ ٹاسکس۔

Lead with Character, Shine with Purpose.



Admissions 2026

Open Now

- ❖ مفت تعلیم | مفت رہائش | مفت کھانا
- ❖ ساتوں سے ایف ایس سی تک
- ❖ کم و سیلہ مگر ذہن طلبہ کے لیے
- ❖ جدید اور معیاری تعلیم

100%
Scholarship



غزالی پریمیر سکول اکاؤنچ

A Project of Ghazali Education Foundation

فارم جمع کروانے
کی آخری ہر دفعہ
28 فروری 2026

داخلہ فارم جمع کروانے کا طریقہ
فارم پر کرکے ونس اپ کر دیجیے
کوڈ سے آن لائن اپلائی کریجیے
QR

داخلے برائے
کلاس ہفتم و ہشتم



0333-1213653



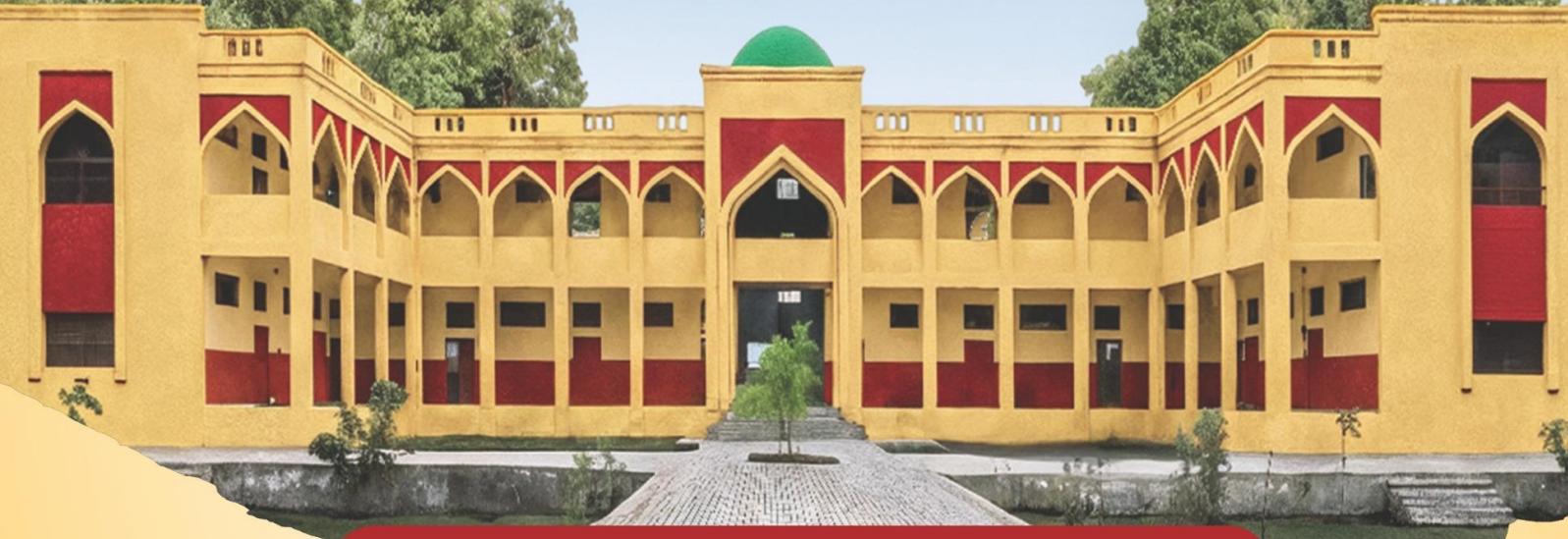
1-Km, Raiwind Road, Sunder, Lahore



**GHAZALI
EDUCATION
FOUNDATION**

Ghazali Premier School

Mirza Virkan, Sheikhupura



School Staff Required

We are looking for dedicated and well-qualified school staff to join our team. Applicants must hold strong educational credentials and demonstrate commitment to academic excellence.

Post	Location	Gender	Vacancies	Qualification	Experience
Principal	Ghazali Premier School Mirza Virkan, SKP	Female	1	M.Phil/ MSc Preferably pure Sciences/ English	5-6 Years
Teacher (Primary)		Female	5	Graduation, preferred BS English, Math, Science	2-3 years
Computer & STEM Teacher		Female	1	Graduation/ preferred BS Physics Computer Sciences	2-3 years

Last date to apply | 10th Feb 2026

Apply Now | kashifnadeem77@gmail.com